۷۸۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اے ایمان والو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو (الآیۃ)

فضائلِ درود شریف (عکسی)

مؤلفہ

راس المحدثین حضرت الحاج الحافظ مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (انڈیا)

جس میں

درود شریف کے فضائل، اور نہ پڑھنے پر وعیدیں اور خاص خاص درودوں کے فضائل اور آداب و مسائل اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا طریقہ، اور درود شریف کے متعلق پچاس قصے ذکر کئے گئے ہیں!!

ناشر

مکتبہ رشیدیہ قاری منزل مراد اسٹریٹ پاکستان چوک کراچی ۱

فہرست مضامین فضائلِ درود شریف (عکسی)

تمت

تمہید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا،
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِيْ قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ

امّا بعد؛ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کے لطف وانعام اور محض اس کے فضل و احسان اور اس کے نیک بندوں کی شفقت اور توجہات سے اس ناکارہ و نابکار سیاہکار کے قلم سے فضائل کے سلسلے میں متعدد رسائل لکھے گئے، جو نظام الدین کے تبلیغی سلسلہ کے نصاب میں بھی داخل ہیں اور احباب کے سینکڑوں خطوط سے ان کا بہت زیادہ نافع ہونا معلوم ہوتا رہا، اس ناکارہ کا اسمیں کوئی دخل نہیں، اوّلاً محض اللہ جل شانہٗ کا انعام، ثانیاً اس پاک رسولؐ کے کلام کی برکت، جس کے تراجم ان رسائل میں پیش کئے گئے، ثالثاً ان اللہ والوں کی برکتیں جن کے ارشادات سے یہ رسائل لکھے گئے ہیں، یہ اللہ کا محض لطف وکرم ہے کہ ان ساری برکات میں اس ناپاک کی گندگی حائل نہ ہوئی،
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ اَللّٰهُمَّ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ،

اس سلسلہ کا سب سے پہلا رسالہ ۱۳۴۸ھ میں فضائل قرآن کے نام سے حضرت اقدس شاہ محمد یٰسین صاحبؒ نگینوی خلیفہ قطب عالم شیخ المشائخ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی تعمیلِ حکم میں لکھا گیا تھا، جیسا کہ اس رسالہ کے شروع میں تفصیل سے لکھا گیا ہے، حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا وصال ۳۰ رشوال ۱۳۶۰ھ شب پنجشنبہ میں ہوا تھا نور اللہ مرقدہٗ واعلی اللہ مراتبہٗ۔
حضرتؒ نے اپنے وصال کے وقت اپنے اجل خلیفہ مولانا الحاج عبدالعزیز دعاجو (مرحوم)

ف حضرت شاہ صاحبؒ کی ولادت ربیع الاوّل ۱۲۸۵ھ میں ہوئی، اس لحاظ سے ۷۵ سال کی عمر میں وصال ہوا، نہایت بزرگ نہایت متواضع نہایت کم گو صاحب کشف اور صاحب تصرفات بزرگ تھے، اس ناکارہ پر بہت ہی شفقت فرماتے تھے، حضرت ممدوح مدرسہ کے سالانہ جلسوں میں نہایت اہتمام سے تشریف لایا کرتے اور جلسے سے فراغ پر کئی دن اس ناکارہ کے پاس قیام فرماتے، بڑے اہتمام سے اس ناکارہ کے حدیث کے سبق میں بھی تشریف فرما ہوتے، اس نابکار کی عادت اسباق میں ڈبیہ مع توہ ساتھ لیجانے کی بھی تھی، ایک مرتبہ حضرت مرحوم نے یوں فرمایا کہ میں پان کھانے کو تو منع نہیں کرتا لیکن حدیث پاک کے سبق میں نہ کھایا کریں، اس وقت سے آج تک تقریباً ۳۰ سال ہو چکے ہیں بعض مرتبہ ۵-۶ گھنٹہ مسلسل بھی سبق ہوا لیکن سبق میں کبھی پان کا خیال بھی نہیں آیا، یہ حضرت ہی کا تصرف تھا، اس کے علاوہ اور بہت سے واقعات حضرت کی کرامتوں کے سننے میں آئے ہیں، رفع اللہ درجاتہ

کے ذریعہ یہ پیام اور وصیت بھیجی کہ جس طرح "فضائلِ قرآن" لکھا گیا ہے میری خواہش ہے کہ اسی طرح فضائلِ درود بھی لکھدے، حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد مولانا عبد العزیز صاحبؒ بار بار اس وصیت کی یاد دہانی اور تکمیل پر اصرار کرتے رہے، اور یہ ناکارہ بھی اپنی نااہلیت کے باوجود دل سے خواہش کرتا رہا کہ یہ سعادت میسّر ہو جائے، شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے علاوہ اور بھی بہت سے حضرات کا اصرار ہوتا رہا مگر اس ناکارہ پر سیّد الکونین فخر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلالتِ شان کا کچھ ایسا رعب طاری رہا کہ جب بھی اس کا ارادہ کیا، یہ خوف طاری ہوا کہ مبادا کوئی چیز شانِ عالی کے خلاف نہ لکھی جائے،

اسی لیت ولعل میں گزشتہ سال عزیزی مولانا محمد یوسف صاحبؒ کے اصرار پر تیسری مرتبہ حجاز کی حاضری میسّر ہوئی، اور اللہ کے فضل سے چوتھے حج کی سعادت نصیب ہوئی، حج سے فراغ پر جب مدینۂ پاک حاضری ہوئی، تو وہاں پہونچکر بار بار دل میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ فضائلِ درود نہ لکھنے کا کیا جواب ہے، ہر چند کہ میں اپنے اعذار سوچتا تھا لیکن بار بار اس قلبی سوال پر یہ ناکارہ پختہ ارادہ کرکے آیا تھا کہ سفر سے واپسی پر انشاء اللہ اس مبارک رسالہ کی تکمیل کی کوشش کروں گا، مگر "خوئے بد را بہانۂ بسیار" یہاں واپسی پر بھی امروز و فردا ہوتا رہا، اس ماہِ مبارک میں اس داعیہ نے پھر عود کیا تو آج ۲۵ ر رمضان المبارک آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد اللہ کے نام سے ابتداء تو کر ہی دی، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تکمیل کی توفیق عطا فرمائے، اور اس رسالہ میں اور اس سے پہلے جتنے رسائل لکھے گئے ہیں یا عربی کی کتابیں لکھی گئی ہیں اُنمیں جو لغزشیں ہوئی ہوں محض اپنے لطف وکرم سے اُن کو معاف فرمائیں،

اس رسالہ کو چند فصول اور ایک خاتمہ پر لکھنے کا خیال ہے،

پہلی فصل؛ میں فضائلِ درود شریف،

دوسری فصل؛ میں خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل،

تیسری فصل؛ میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں،

چوتھی فصل؛ فوائدِ متفرقہ میں ؛ پانچویں فصل حکایات میں،

حق تعالیٰ شانہٗ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اس رسالہ کے دیکھنے سے ہر شخص خود ہی محسوس کرے گا کہ درود شریف کتنی بڑی دولت ہے، اور اس میں کوتاہی کرنے والے کتنی بڑی سعادت سے محروم ہیں،

فصل اوّل درُود شریف کے فضائل میں

اس میں سب سے اہم اور سب سے مقدم تو خود حق تعالیٰ شانہٗ جل جلالہٗ عمّ نوالہٗ کا پاک ارشاد اور حکم ہی، چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے :

(١) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (پ ٢٢، ع ٣)

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (بیان القرآن)

ف: حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے، نماز، روزہ، حج وغیرہ اور بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں اور تعریفیں بھی فرمائیں، انکے بہت سے اعزاز و اکرام بھی فرمائے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم فرمایا کہ انکو سجدہ کیا جائے، لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو، یہ اعزاز صرف سید الکونین فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ کی نسبت اوّلاً اپنی طرف اس کے بعد اپنے پاک فرشتوں کی طرف کرنے کے بعد مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مؤمنو تم بھی درود بھیجو، اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اسکے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہی، پھر عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ "اِنَّ" کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغۂ مضارع کیساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے، یعنی یہ قطعی چیز ہی کہ اللہ اور اسکے فرشتے، ہمیشہ درُود بھیجتے رہتے ہیں نبیؐ پر،

علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنیوالا ہی استمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر الخ، صاحب روح البیانؒ لکھتے ہیں بعض علماء نے لکھا ہی کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہی، اور وہ مقامِ شفاعت ہی، اور ملائکہ کے درود کا مطلب انکی دُعا کرنا ہی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کیلئے اور حضورؐ کی امت کیلئے استغفار، اور مؤمنین کے درُود کا مطلب حضورؐ کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ محبت اور حضورؐ کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف، یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کرا کر عطا فرمایا تھا، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز واکرام میں اللہ جل شانہٗ خود بھی شریک ہیں، بخلاف حضرت آدمؑ کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ؎

عقل دور اندیش میداند کہ تشریفے چنین ؛ ہیچ دیں پرور ندید و ہیچ پیغمبر نیافت

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ ؛ بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ انتہیٰ

علماء نے لکھا ہے کہ آیت شریفہ میں حضورؐ کو نبی کے لفظ کیساتھ تعبیر کیا، محمدؐ کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جیسا کہ اور انبیاءِ کرام کو انکے اسماء کیساتھ ذکر فرمایا ہے، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی غایتِ عظمت اور غایتِ شرافت کی وجہ سے ہے، اور ایک جگہ جب حضورؐ کا ذکر حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کیساتھ آیا تو انکو تو نام کیساتھ ذکر کیا، اور آپؐ کو نبیؐ کے لفظ سے جیسا کہ:- اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ میں ہے، اور جہاں کہیں نام لیا گیا ہے وہ خصوصی مصلحت کی وجہ سے لیا گیا ہے، علامہ سخاویؒ نے اس مضمون کو تفصیل سے لکھا ہے،

یہاں ایک بات قابلِ غور یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ جو آیتِ شریفہ میں وارد ہوا ہے اور اس کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف اور اسکے فرشتوں کی طرف اور مؤمنین کی طرف کیگئی ہے وہ ایک مشترک لفظ ہے جو کئی معنی میں مستعمل ہوتا ہے، اور کئی مقاصد اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ صاحبِ روح البیان کے کلام میں بھی گذر چکا، علماء نے اس جگہ صلوٰۃ کے بہت سے معنی لکھے ہیں، ہر جگہ جو معنی اللہ تعالیٰ شانہٗ اور فرشتوں اور مؤمنین کے حال کے مناسب ہوں گے وہ مراد ہونگے، بعض علماء نے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبیؐ کا مطلب نبیؐ کی ثناء وتعظیم رحمت وعطوفت کیساتھ ہے، پھر جسکی طرف یہ صلوٰۃ منسوب ہوگی اسی کے شان ومرتبہ کے لائق ثناء وتعظیم مراد لیجائیگی، جیسا کہ کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر، بھائی بھائی پر مہربان ہے، تو ظاہر ہے کہ جس طرح کی مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اس نوع کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر دونوں سے جدا ہے، اسی طرح یہاں بھی اللہ جل شانہٗ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت و شفقت کیساتھ آپ کی ثناء واعزاز واکرام کرتا ہے، اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت وتکریم اپنی شان ومرتبے کے موافق ہوگی، آگے مؤمنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ ورحمت بھیجو، امام بخاریؒ نے ابوالعالیہؒ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اس کا آپکی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود اُن کا دعاء کرنا ہے، حضرت ابن عباسؓ

سے یُصَلُّوْنَ کی تفسیر یُبَرِّکُوْنَ نقل کی گئی ہے، یعنی برکت کی دُعا کرتے ہیں، حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں یہ قول ابو العالیہ کے موافق ہی البتہ اس سے خاص ہی، حافظ نے دوسری جگہ صلوٰۃ کے کئی معنی لکھکر لکھا ہی کہ ابو العالیہ کا قول میرے نزدیک زیادہ اولیٰ ہی کہ اللہ کی صلوٰۃ سے مراد اللہ کی تعریف ہے، حضورؐ پر اور ملائکہ وغیرہ کی صلوٰۃ اسکی اللہ سے طلب ہے اور طلب سے مراد زیادتی کی طلب ہے نہ کہ اصل کی طلب اھ حدیث میں ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا یعنی التحیات میں جو پڑھا جاتا ہی، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے، آپؐ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ فصل ثانی کی حدیث ۱ پر یہ درود مفصل آرہا ہی یعنی اللہ جل شانہٗ نے مؤمنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ بھیجو، نبیؐ نے اس کا طریقہ بتا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابد الآباد تک نبیؐ پر نازل فرماتا رہے، کیونکہ اسکی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں، یہ بھی اللہ کی رحمت ہی کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دیجائیں، گویا ہم نے بھیجی ہیں، حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے، کسی بندہ کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاءؐ کی بارگاہ میں انکے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا، حضرت شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں "اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبرؐ پر اور انکے ساتھ انکے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے، ان پر انکے لائق رحمت اُترتی ہے، اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر، اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کر لے، اھ مختصراً" یہ حدیث جس کی طرف شاہ صاحبؒ نے اشارہ فرمایا عنقریب ۳ پر آرہی ہے، اس مضمون سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض جاہلوں کا یہ اعتراض کہ آیت شریفہ میں مسلمانوں کو حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہی اور اس پر مسلمانوں کا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ "اے اللہ تو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر" مضحکہ خیز ہی، یعنی جس چیز کا حکم دیا تھا اللہ نے بندوں کو، وہی چیز اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف لوٹا دی بندوں نے، چونکہ اوّل تو خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت شریفہ کے نازل ہونے پر جب صحابہؓ نے اسکی تعمیل کی صورت دریافت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم فرمایا جیسا کہ اوپر گذرا، نیز جیسا کہ فصل ثانی کی حدیث ۱ پر مفصل آرہا ہی، دوسرا اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمت سے خاص نازل کر، یہ اس سے بہت ہی زیادہ اونچا ہی کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضورؐ کی خدمت میں بھیجیں،

علامہ سخاویؒ قولِ بدیع میں تحریر فرماتے ہیں، فائدہ حمۃ امیر مصطفیٰ ترکمانی حنفی کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے، اور ہم یوں کہہ کر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خود اللہ جل شانہٗ سے اُلٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے، یعنی نماز میں ہم اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی جگہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھیں، اس کا جواب یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سراپا عیوب و نقائص ہیں پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثنا کرے جو پاک ہے، اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے، تاکہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو، ایسے ہی علامہ نیشاپوریؒ سے بھی نقل کیا ہے کہ انکی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ آدمی کو نماز میں صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نہ پڑھنا چاہئے، اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضورؐ پر صلوٰۃ بھیجے، تو اس صورت میں رحمت بھیجنے والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہٗ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے،

ابن ابی حجلہؒ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہٗ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہونچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہٗ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضورؐ کے درجہ کے موافق کیا چیز ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ، حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپنے اپنی خود ثنا فرمائی ہے،

علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضورؐ نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہئے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا، اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہئے اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہئے، اس لئے کہ کثرتِ درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ "جسکو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے" اھ مختصراً،

علامہ سخاویؒ نے امام زین العابدینؓ سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہلِ سنت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنی ہونے کی)۔

علامہ زرقانیؒ شرح مواہب میں نقل کرتے ہیں کہ مقصود درود شریف سے اللہ تعالیٰ شانہٗ

کی بارگاہ میں اس کے امتثالِ حکم سے تقرب حاصل کرنا ہی، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر ہیں اس میں سے کچھ کی ادائیگی ہے، حافظ عزّ الدین بن عبد السلامؒ کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضورؐ کے لئے سفارش نہیں ہی، اس لئے کہ ہم جیسا حضورؐ کیلئے سفارش کیا کر سکتا ہے، لیکن بات یہ ہی کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے، اور حضورؐ سے بڑھکر کوئی محسن اعظم نہیں، ہم چونکہ حضورؐ کے احسان کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہٗ نے ہمارا عجز دیکھکر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جاوے، اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے، اسلئے ہم نے اللہ جل شانہٗ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما، اھ مختصراً،

چونکہ قرآن پاک کی آیتِ بالا میں درود شریف کا حکم ہی، اس لئے علماء نے درود شریف پڑھنے کو واجب لکھا ہی جس کی تفصیل چوتھی فصل میں فائدہ ۱ پر آوے گی،

یہاں ایک اشکال پیش آتا ہے جسکو علامہ رازیؒ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ جب اللہ جل شانہٗ اور اس کے ملائکہ حضورؐ پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت رہی؟ اس کا جواب یہ ہی کہ ہمارا حضورؐ پر درود حضورؐ کی احتیاج کی وجہ سے نہیں، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اظہار عظمت کیواسطے ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک ذکر کا بندوں کو حکم کیا، حالانکہ اللہ جل شانہٗ کو اس کے پاک ذکر کی بالکل ضرورت نہیں، اھ مختصراً،

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ مجھ سے بعض لوگوں نے یہ اشکال کیا کہ آیت شریفہ میں صلوٰۃ کی نسبت تو اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے، سلام کی نہیں کی گئی، میں نے اس کی وجہ بتائی کہ شاید اس وجہ سے کہ سلام دو معنی میں مستعمل ہوتا ہے، ایک دعا، میں دوسرے انقیاد و اتباع میں، مؤمنین کے حق میں دونوں صحیح ہو سکتے تھے، اس لئے انکو اس کا حکم کیا گیا، اور اللہ اور فرشتوں کے لحاظ سے تابعداری کے معنی صحیح نہیں ہو سکتے تھے، اس لئے اس کی نسبت نہیں کی گئی، اس آیتِ شریفہ کے متعلق علامہ سخاویؒ نے ایک بہت ہی عبرتناک قصہ لکھا ہے، وہ احمد یمانیؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں صنعاء میں تھا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد بڑا مجمع ہو رہا ہے، میں نے پوچھا یہ کیا بات ہی؟ لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا تھا، قرآن پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچا تو یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کے بجائے یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ پڑھ دیا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ "اللہ اور اسکے

فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں" (غالباً پڑھنے والا رافضی ہوگا) اس کے پڑھتے ہی گونگا ہوگیا، برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہوگیا اور اندھا اور اپاہج ہوگیا، اھ بڑی عبرت کا مقام ہے اللہ ہی محفوظ رکھے اپنی پاک بارگاہ میں اور اپنے پاک کلام میں اور پاک رسولوں کی شان میں بے ادبی سے ہم لوگ اپنی جہالت اور لاپروائی سے اسکی بالکل پرواہ نہیں کرتے کہ ہماری زبان سے کیا نکل رہا ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنی پکڑ سے محفوظ رکھے،

(۲) قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى (پ ۲۰، ع ۱)

آپ کہئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے سزاوار ہیں اور اس کے بندوں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب فرمایا ہے (بیان القرآن)

ف: علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت شریفہ اگلے مضمون کیلئے بطور خطبہ کے ارشاد ہے، اس آیت شریفہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی تعریف اور اللہ کے منتخب بندوں پر سلام کا حکم کیا گیا ہے، حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو حکم فرمایا ہے کہ سلام بھیجیں اللہ کے مختار بندوں پر اور وہ اس کے رسولؐ اور انبیاء کرام ہیں، جیسا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلمؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سے مراد انبیاء ہیں، جیسا کہ دوسری جگہ اللہ کے پاک ارشاد سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ میں ارشاد ہے، اور امام ثوریؒ وسدیؒ وغیرہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں، اور ابن عباسؓ سے بھی یہ قول نقل کیا گیا ہے، اور ان دونوں میں کوئی منافاۃ نہیں کہ اگر صحابہ کرامؓ اسکے مصداق ہیں تو انبیاء کرامؑ اس میں بطریق اولیٰ داخل ہیں، اھ

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں،

رواہ مسلم وابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ وغیرہم کذا فی الترغیب،

ف: اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کیلئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں، اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی، کہ اس کے ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں، پھر کتنے خوش قسمت ہیں وہ اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو، جیسا کہ میں نے اپنے بعض خاندانی اکابر کے متعلق سنا ہے،

علامہ سخاویؒ نے عامر بن ربیعہؓ سے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے، تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو جتنا چاہے زیادہ، اور یہی مضمون عبداللہ بن عمروؓ سے بھی نقل کیا گیا اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں اور بھی متعدد صحابہؓ سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور ایک جگہ لکھتے ہیں کہ جیسا اللہ جل شانہٗ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کو اپنے نام کے ساتھ کلمۂ شہادت میں شریک کیا اور آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور آپؐ کی محبت کو اپنی محبت قرار دیا، ایسے ہی آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا، پس جیسا کہ اپنے ذکر کے متعلق فرمایا اُذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ ایسے ہی درود کے بارے میں ارشاد فرمایا جو آپؐ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے،

ترغیب کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضورؐ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، یہاں ایک بات سمجھ لینا چاہئے کہ کسی عمل کے متعلق اگر ثواب کے متعلق کمی زیادتی ہو جیسا یہاں ایک حدیث میں دس اور ایک میں ستر آیا ہے تو اس کے متعلق بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اللہ جل شانہٗ کے احسانات امتِ محمدیہ پر روز افزوں ہوئے ہیں، اس لئے جن روایتوں میں ثواب کی زیادتی ہے وہ بعد کی ہیں گویا اوّلاً حق تعالیٰ شانہٗ نے دس کا وعدہ فرمایا بعد میں ستر کا، اور بعض علماء نے اس کو اشخاص اور احوال اور اوقات کے اعتبار سے کم و بیش بتایا ہے، فضائل نماز میں جماعت کی نماز میں پچیس ۲۵ گُنے اور ستائیس ۲۷ گُنے کے اختلاف کے بارے میں یہ مضمون گذر چکا ہے، مُلّا علی قاریؒ نے ستر والی روایت کے متعلق لکھا کہ شاید یہ جمعہ کے دن کیساتھ مخصوص ہو اس لئے کہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے،

(۲) وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحَطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، رواہ احمد والنسائی واللفظ لہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اور اس کی دس خطائیں معاف کریگا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا،

وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب،

ف: علامہ منذری نے ترغیب میں حضرت براءؓ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا، اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کی پیشانی پر بَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ لکھدیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے، اور قیامت کے دن شہیدوں کیساتھ اس کا حشر فرمائیں گے، علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے، اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے، اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کریگا میں اس کیلئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ ہم چار پانچ آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تھا، تاکہ کوئی ضرورت اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے تو اسکی تعمیل کیجائے، ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی باغ میں تشریف لیگئے، میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہوگیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جاکر نماز پڑھی اور اتنا طویل سجدہ کیا مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کرگئی میں اس تصور سے رونے لگا حضورؐ کے قریب جاکر حضورؐ کو دیکھا حضورؐ نے سجدہ سے فارغ ہوکر دریافت فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپنے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں (خدانخواستہ) آپکی روح تو پرواز نہیں کرگئی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے میری اُمّت کے بارے میں مجھ پر ایک انعام فرمایا ہے، اس کے شکرانہ میں اتنا طویل سجدہ کیا، وہ انعام یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کیلئے دس نیکیاں لکھیں گے، اور دس گناہ معاف فرمائیں گے،

ایک روایت میں اسی قصّہ میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے اپنا اندیشہ ظاہر کیا، حضورؐ نے فرمایا ابھی جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے یوں کہا کہ کیا تمہیں اس سے خوشی نہیں ہوگی کہ اللہ جل شانہٗ نے یہ ارشاد فرمایا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا، اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر

سلام بھیجوں گا (کذا فی الترغیب) حضرت علامہ سخاویؒ نے حضرت عمرؓ سے بھی اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے،

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشاش تشریف لائے چہرۂ انورؐ پر بشاشت کے اثرات تھے، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، آپؐ کے چہرۂ انور پر آج بہت ہی بشاشت ظاہر ہو رہی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا صحیح ہے، میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے، جسمیں اللہ جل شانہٗ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس کیلئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس سے مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کریں گے، ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری اُمت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا،

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور بشاشت سے بہت ہی چمک رہا تھا، اور خوشی کے انوار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی، حضورؐ نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبرئیلؑ میرے پاس سے گئے ہیں، اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ بھی درود پڑھے گا اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھیں گے، اور دس گناہ معاف فرمائیں گے، اور دس درجے بلند کریں گے، اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا، حضورؐ فرماتے ہیں میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا، یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کیلئے مقرر کر دیا ہے کہ جو آپؐ پر درود بھیجے وہ اس کیلئے وَاَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ کی دُعاء کرے (کذا فی الترغیب)

علامہ سخاویؒ نے ایک اشکال کیا ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا کی بنا پر ہر نیکی کا ثواب دس گنے ملتا ہے، تو پھر درود شریف کی کیا خصوصیت رہی، بندہ کے نزدیک تو اس کا جواب آسان ہے، اور وہ یہ کہ حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں، اور اللہ جل شانہٗ کا دس دفعہ درود بھیجنا مستقل مزید انعام ہے، اور خود علامہ سخاویؒ نے اس کا جواب یہ نقل کیا ہے کہ اوّل تو اللہ جل شانہٗ کا دس دفعہ

نامۂ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنیکے بقدر ثواب ملنا مزید برآں ہی، حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں تحریر فرمایا ہی کہ جس طرح حدیث شریف کی تصریح سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک بار درود پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اسی طرح سے قرآن شریف کے اشارہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع میں ایک گستاخی کرنے سے نعوذ باللہ منہا اس شخص پر منجانب اللہ دس لعنتیں نازل ہوتی ہیں، چنانچہ ولید بن مغیرہ کے حق میں اللہ تعالیٰ نے بسزا استہزا دس کلمات ارشاد فرمائے، حلاف، مہین، ہماز، مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل زنیم، مکذب للآیات بدلالت قولہ تعالیٰ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ، فقط، یہ الفاظ جو حضرت تھانویؒ نے تحریر فرمائے ہیں یہ سب کے سب انتیسویں پارے میں سورۂ نون کی اس آیت میں وارد ہوئے ہیں وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

ترجمہ: "اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانیوالا ہو، بے وقعت ہو، طعنہ دینے والا ہو، چغلیاں لگاتا پھرتا ہو، نیک کام کرنیسے روکنے والا ہو، حد سے گذرنیوالا ہو، گناہوں کا کرنیوالا ہو، سخت مزاج ہو، اس کے علاوہ حرام زادہ ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو، جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہی کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں" (بیان القرآن)

(۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجے۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ کلاھما من روایۃ موسیٰ بن یعقوب کذا فی الترغیب و بسط السخاوی فی القول البدیع الکلام علی تخریجہ،

ف: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا، حضرت انسؓ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ فصل دوم کی حدیث ۳۱ میں بھی یہ مضمون آرہا ہے، نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا،

ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہو کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پلصراط کے اندھیرے میں نور ہی، اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے، ایک اور حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہو جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو، زاد السعید میں حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کریگا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا، علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا، ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے، دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے،

ایک اور حدیث میں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہو کہ اپنی مجالس کو درود شریف کیساتھ مزین کیا کرو اسلئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمھارے لئے قیامت میں نور ہے، علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو مرتبہ ہو، اور حضرت اقدس گنگوہیؒ قدس سرہٗ بھی اپنے متوسلین کو تین سو مرتبہ بتایا کرتے تھے، جیسا کہ آئندہ فصل سوم حدیث ۳ پر آرہا ہے،

علامہ سخاویؒ نے حدیث بالا اِنَّ اَولَی النَّاسِ کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہو اس بات پر کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے، اس لئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں، اسی طرح حضرت ابو عبیدہؓ نے بھی کہا کہ اس فضیلت کیساتھ حضرات محدثین مخصوص ہیں اس لئے کہ جب وہ حدیث نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کیساتھ درود شریف ضرور ہوتا ہے، اسی طرح سے خطیبؒ نے ابو نعیم سے بھی نقل کیا ہے کہ یہ فضیلت محدثین کے ساتھ مخصوص ہو، علماء نے لکھا ہو کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ جب وہ احادیث پڑھتے ہیں یا نقل کرتے ہیں یا لکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کیساتھ کثرت سے درود لکھنے یا پڑھنے کی نوبت آتی ہے، محدثین سے مراد اس موقعہ پر ائمۂ حدیث نہیں ہیں، بلکہ وہ سب حضرات اسمیں داخل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھتے یا پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں ہوں یا اردو میں:

زاد السعید میں طبرانی سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی لکھے) ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہیگا، اور طبرانی ہی سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے دن اس کیلئے میری شفاعت ہوگی، اور امام مستغفریؒ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اسکی سو حاجتیں پوری کی جائیں، تیس ۳۰ دنیا کی، باقی آخرت کی،

(۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ رواه النسائی وابن حبان فی صحیحه کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرهما وقال الحاکم صحیح الاسناد،

”ابن مسعودؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو (زمین میں) پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت کی طرف سے مجھے سلام پہونچاتے ہیں“،

ف: اور بھی متعدد صحابہ کرامؓ سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے، علامہ سخاویؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ کے کچھ فرشتے زمین میں پھرتے رہتے ہیں جو میری اُمّت کا درود مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں، ترغیب میں حضرت امام حسنؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بیشک تمہارا درود میرے پاس پہونچتا رہتا ہے، اور حضرت انسؓ کی حدیث سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود مجھ تک پہونچ جاتا ہے، اور میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجتا ہوں، اور اس کے علاوہ اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں،

مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود پڑھا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ تک پہونچتا ہے،

(۷) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا

”حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جسکو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہیگا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رواه البزار كذا في الترغيب ذكر تخريجه السخاوي في القول البديع۔	اس کے باپ کا نام لیکر درود پہونچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

ف: علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے، اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے، حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہٗ اس کے ہر درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے، وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لیکر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے، اور اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے،

ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ ...... میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے، اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں، حق تعالیٰ شانہٗ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی، حضرت ابو امامہؓ کے واسطہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں، اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہونچاتا ہے، ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانہٗ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں، اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہونچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں،

اس حدیث پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو قبرِ اطہر پر متعین ہے جو ساری دنیا کے صلوٰۃ وسلام حضورؐ تک پہونچاتا رہے، اور اس سے پہلی حدیث میں آیا تھا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر پھرتے رہتے ہیں جو حضورؐ تک امت کا سلام پہونچاتے رہتے ہیں، اس لئے کہ جو فرشتہ قبرِ اطہر پر متعین ہے اس کا کام صرف یہی ہے کہ حضورؐ تک امت کا سلام پہونچاتا رہے؛ اور یہ فرشتے جو

سیاحین ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں درود ملتا ہے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہیں، اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت میں اگر کوئی پیام بھیجا جاتا ہے اور مجمع میں اسکو ذکر کیا جاتا ہے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب سمجھتا ہے، کہ وہ پیام پہونچائے، اپنے اکابر اور بزرگوں کے یہاں یہ منظر بارہا دیکھنے کی نوبت آئی، پھر سید الکونین فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا تو پوچھنا ہی کیا، اس لئے جتنے بھی فرشتے پہونچائیں برمحل ہے،

(۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ رواه البیهقی فی شعب الایمان کذا فی المشکوٰة وبسط السخاوی فی تخریجه

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھکو پہونچا دیا جاتا ہے۔

ف: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضورؐ تک پہونچائے، اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں، جو شخص دور سے درود بھیجے اس کے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضورؐ تک پہنچا دیں، اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے، اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس خود سنتے ہیں، بہت ہی قابل فخر، قابل عزت، قابلِ لذت چیز ہے،

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! یہ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپؐ پر سلام کرتے ہیں، آپؐ اس کو سمجھتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں، اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں،

ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جاکر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیْكَ السَّلَامُ

کی آواز سنی، ملّا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ درود شریف قبر اطہر کے قریب پڑھنا افضل ہے، دُور سے پڑھنے سے، اس لئے کہ قرب میں جو خشوع، خضوع اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ہے وہ دور میں نہیں ہوتا، صاحب مظاہر حق اس حدیث پر لکھتے ہیں یعنی پاس والے کا درود میں خود سنتا ہوں بلاواسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہونچاتے ہیں اور جواب سلام کا ہر صورت دیتا ہوں اس سے معلوم کیا چاہئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے، اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے ؎

بہر سلام مکن رنجہ در جوابِ آں لب ؏ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو انتہی

اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کیلئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے، اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے ؎

ومن خطرت منه ببالك خطرة ؏ حقيق بان يسمو وان يتقدما

ترجمہ: جس خوش قسمت کا خیال بھی تیری دل میں گذر جائے وہ اس کا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے) "ع ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے"

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں، اس لئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں، اور آپؐ کے بدنِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی، اور اس پر اجماع ہے، امام بیہقیؒ نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے، اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یُصَلُّوْنَ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، علامہ سخاویؒ نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے، اور امام مسلمؒ نے حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، نیز مسلم ہی کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاءؑ کی جماعت کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نعش مبارک کے قریب حاضر ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو جو چادر سے ڈھکا ہوا تھا، کھولا اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے نبی اللہ جل شانہٗ آپ پر دو موتیں جمع نہ کریں، ایک موت جو آپ کیلئے مقدر تھی، وہ آپ پوری کر چکے، (بخاری) علامہ سیوطیؒ نے حیاتِ انبیا میں مستقل ایک رسالہ تصنیف کیا ہے، اور فصل ثانی کی حدیث نمبر ۳ پر بھی مستقل یہ مضمون آرہا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ چیز حرام کر رکھی ہے کہ وہ انبیا علیہم السلام کے بدنوں کو کھائے،

علامہ سخاویؒ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے پڑھے، اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے، اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی ہے، اور اس کی مٹی سید البشرؐ پر مشتمل ہے، اسی جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسولؐ کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے، یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں یہاں پہنچکر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرلے، گویا کہ وہ حضورؐ کی زیارت کر رہا ہے، اور یہ تو محقق ہے کہ حضورؐ اس کا سلام سُن رہے ہیں، آپس کے جھگڑے اور فضول باتوں سے احتراز کرے، اس کے بعد قبلہ کی جانب سے قبر شریف پر حاضر ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع خضوع اور ادب و احترام کے ساتھ یہ پڑھے:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخِيَرَةَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	آپ پر سلام اے اللہ کے رسولؐ، آپ پر سلام اے اللہ کے نبیؐ، آپ پر سلام اے اللہ کی برگزیدہ ہستی، آپ پر سلام اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر ذات آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار، آپ پر سلام اے خاتم النبیینؐ آپ پر سلام اے رب العالمین کے رسول، آپ پر سلام اے سردار اُن لوگوں کے جو قیامت میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے

يَا بَشِيْرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى
اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى
سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ
قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذّٰكِرُوْنَ وَكُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ وَصَلّٰى
عَلَيْكَ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْكَ فِى
الْاٰخِرِيْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْيَبَ
مَا صَلّٰى عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجَهَالَةِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِيْنُهٗ وَ
خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ
وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِى
اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ،

اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِىْ
اَنْ يَّأْمُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ، قُلْتُ وَذَكَرَهُ
النَّوَوِىُّ فِىْ مَنَاسِكِهٖ بِاَكْثَرَ مِنْهُ،

ہوں گے یہ مسلمانوں کی خاص علامت ہے کہ دنیا میں جن اعضا
کو وہ وضو میں دھوتے رہے ہیں وہ قیامت کے دن
نہایت روشن ہونگے) آپ پر سلام اے جنت کی بشارت
دینے والے، آپ پر سلام اے جہنم سے ڈرانیوالے، آپ پر
اور آپکے اہل بیت پر سلام جو طاہر ہیں آپ پر سلام
اور آپکی ازواجِ مطہرات پر جو سارے مومنوں کی مائیں ہیں سلام
آپ پر اور آپکے تمام صحابہ کرام پر سلام آپ پر اور تمام
انبیاء اور رسولوں پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر
یا رسول اللہ، اللہ جل شانہ آپکو ہم لوگوں کی طرف سے اس سے
بڑھکر جزائے خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اسکی
قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف
سے عطا فرمائی ہوں، اور اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے
جب بھی ذکر کرنے والے آپ کا ذکر کریں اور جب
بھی کہ غافل لوگ آپکے ذکر سے غافل ہوں اللہ تعالیٰ
شانہ آپ پر اولین میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ شانہ
آپ پر آخرین میں درود بھیجے، اس سب سے افضل اور
اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے
کسی پر بھی بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم کو
آپکی برکت سے گمراہی سے اور آپکی وجہ سے جہالت
اور اندھے پن سے بصیرت عطا فرمائی، میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے اور اس
کے رسول ہیں اور اس کے امین ہیں اور ساری
مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اسکی

گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہونچا دیا اسکی امانت کو ادا کر دیا امت کیساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی، اور اللہ کے بارے میں کوشش کا حق ادا فرما دیا، یا اللہ آپ کو اس سے زیادہ سے زیادہ عطا فرما جس کی امید کرنیوالے امید کر سکتے ہیں (یہاں تک سلام کا ترجمہ ہوا)۔ اس کے بعد اپنے نفس کیلئے اور سارے مؤمنین اور مؤمنات کیلئے دُعاء کرے، اس کے بعد حضرات شیخین حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام پڑھے، اور اُن کے لئے بھی دُعاء کرے، اور اللہ سے اس کی بھی دُعاء کرے کہ اللہ جل شانہٗ ان دونوں حضرات کو بھی اُن کی مساعی جمیلہ جو انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد میں خرچ کی ہیں، اور جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حقِ ادائیگی میں خرچ کی ہیں، ان پر بہتر سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے، اور یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا درود پڑھنے سے زیادہ افضل ہے، (یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ افضل ہے اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سے) علامہ باجیؒ کی رائے یہ ہے کہ درود افضل ہے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے، جیساکہ علامہ مجد الدینؒ صاحب قاموس کی رائے ہے، اس لئے کہ حدیث میں مَامِنْ مُّسْلِمٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ آیا ہے، انتہی۔

علامہ سخاویؒ کا اشارہ اس حدیث پاک کی طرف ہے جو ابوداؤد شریف وغیرہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ جل شانہٗ مجھ پر میری روح لوٹا دیتے ہیں، یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں، لیکن اس ناکارہ کے نزدیک صلوٰۃ کا لفظ (یعنی درود) بھی کثرت سے روایات میں ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ اسی روایت میں جو اوپر ابھی ۸ پر گذری ہے اس میں یہ ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں، اسی طرح بہت سی روایات میں یہ مضمون آیا ہے، اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے، یعنی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وغیرہ کے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اسی طرح آخیر تک اَلسَّلَامُ کے ساتھ اَلصَّلٰوۃُ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے، اس صورت میں علامہ باجیؒ اور علامہ سخاویؒ دونوں کے قول پر عمل ہو جائے گا، وفاء الوفا میں لکھا ہے کہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن الحسین سامری حنبلیؒ اپنی کتاب مستوعب میں زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں آداب زیارت ذکر کرنے کے بعد لکھتے

پس پھر قبر شریف کے قریب آئے اور قبر شریف کی طرف مُنہ کرکے اور منبر کو اپنی بائیں طرف کرکے کھڑا ہو، اور اس کے بعد علامہ سامری حنبلی رحؒ نے سلام اور دُعاء کی کیفیت لکھی ہے، اور منجملہ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ لِنَبِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وَاِنِّیْ قَدْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَةَ كَمَا اَوْجَبْتَهَا لِمَنْ اَتَاهُ فِیْ حَيَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: "اے اللہ تو نے اپنے پاک کلام میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ جب انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور پھر اللہ جل شانہٗ سے معافی چاہتے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ کا قبول کرنیوالا پاتے، اور میں تیرے نبیؐ کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ استغفار کرنیوالا ہوں، تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو واجب کردے جیسا کہ تو نے مغفرت واجب کی تھی، اس شخص کیلئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انکی زندگی میں آیا ہو، اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے "اسکے بعد اور لمبی چوڑی دُعائیں ذکر کیں،

(۹) عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ،

رواه الترمذی زاد المنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیحه وبسط السخاوی فی تخریجه،

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعاء میں سے کتنی مقرر کروں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ایک چوتھائی، حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کردوں، حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا تو دو تہائی کردوں، حضورؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر میں اپنے سارے

وقت کو آپ کے درود کیلئے مقرر کرتا ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی، اور تیرے گناہ بھی معاف کردیئے جائیں گے۔

ف: مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا یہ ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں؟ مثلاً میں نے اپنے اوراد و وظائف کیلئے دو گھنٹے مقرر کر رکھے ہیں، تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کیلئے تجویز کروں؟ علامہ سخاویؒ نے امام احمدؒ کی ایک روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کیلئے مقرر کردوں تو کیسا؟ حضورؐ نے فرمایا ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاویؒ نے متعدد صحابہ کرام سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرامؓ نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے، کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو یعنی کثرتِ ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت نہ ملے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا، صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز میں کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سب مہمات کی، مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ" یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو، "جب شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسکین کو یعنی شیخ عبدالحق کو واسطے زیارت مدینہ منورہ کے رخصت کیا، فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہیں ہے اس راہ میں کوئی عبادت بعد ادائے فرائض کے مانند درود کے اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، چاہیئے کہ تمام اوقات اپنے کو اس میں صرف کرنا اور چیز میں مشغول نہ ہونا، عرض کیا گیا کہ اس کیلئے کچھ عدد معین ہو، فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں، اتنا پڑھو کہ ساتھ اس کے رطب اللسان ہو، اور اس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو اس میں اھ،

اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ اس حدیثِ پاک سے یہ معلوم ہوا کہ درود شریف سب اوراد و وظائف کے بجائے پڑھنا زیادہ مفید ہے، اس لئے کہ اوّل تو خود اس حدیث پاک

کے درمیان میں اشارہ ہے کہ انھوں نے یہ وقت اپنی ذات کیلئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا تھا، اس میں سے درود شریف کیلئے مقرر کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے، دوسری بات یہ ہے کہ یہ چیز لوگوں کے احوال کے اعتبار سے مختلف ہوا کرتی ہے، جیسا کہ فضائل ذکر کے باب دوم حدیث نمبر ۲ کے ذیل میں گذرا ہے کہ بعض روایات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو افضل الدعاء کہا گیا ہے، اور بعض روایات میں استغفار کو افضل الدعاء کہا گیا ہے، اسی طرح سے اور اعمال کے درمیان میں بھی مختلف احادیث میں مختلف اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے، یہ اختلاف لوگوں کے حالات کے اختلاف کے اعتبار سے ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ابھی مظاہر حق سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث نور اللہ مرقدہٗ کو ان کے شیخ رح نے مدینۂ پاک کے سفر میں یہ وصیت کی کہ تمام اوقات درود شریف ہی میں خرچ کریں، اپنے اکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں درود شریف کی بہت تاکید کرتے ہیں، علامہ منذری رح نے ترغیب میں حضرت اُبیؓ کی حدیث بالا میں اُن کے سوال سے پہلے ایک مضمون اور بھی نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوجاتے اور ارشاد فرماتے "اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اے لوگو اللہ کا ذکر کرو (یعنی بار بار فرماتے)، راجفہ آگئی، اور رادفہ آرہی ہے، موت ان سب چیزوں کیساتھ جو اس کیساتھ لاحق ہیں آرہی ہے، موت ان سب چیزوں کیساتھ جو اس کے ساتھ لاحق ہیں آرہی ہے، اسکو بھی دو مرتبہ فرماتے، راجفہ اور رادفہ قرآن پاک کی آیت جو سورۂ وَالنّٰزِعٰتِ میں ہے، کی طرف اشارہ ہے، جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:- یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۝ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ ۝ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ۝ جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ اوپر چند چیزوں کی قسم کھا کر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قیامت ضرور آئیگی جس دن ہلا دینے والی چیز سب کو ہلا دیگی، اس سے مراد پہلا صور ہے، اس کے بعد ایک پیچھے آنیوالی چیز آئیگی، اس سے مراد دوسرا صور ہے، بہت سے دل اُس روز خوف کے مارے دھڑک رہے ہوں گے، شرم کی وجہ سے اُن کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی (بیان القرآن مع زیادۃ)

(۱۰) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

"حضرت ابوالدرداءؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی"

رواہ الطبرانی باسنادین احدھما جیّد لکن فیہ انقطاع کذا فی قول البدیع،

ف: علامہ سخاویؒ نے متعدد احادیث سے درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حاصل ہونیکا مژدہ نقل کیا ہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہونگا اس حدیث پاک میں کسی مقدار کی بھی قید نہیں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور حدیث سے درود نماز کے بعد بھی یہ لفظ نقل کیا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا، حضرت رُویفع بن ثابتؓ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اس کیلئے میری شفاعت واجب ہوگی، علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرۃ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے میں اسکو سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کیلئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو مجھ تک درود کو پہنچاتے اور اس کے دنیا اور آخرت کے کاموں کی کفایت کر دی جاتی ہے، اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا سفارشی ہوں گا، "یا" کا مطلب یہ ہے کہ بعض کیلئے سفارشی اور بعض کیلئے گواہ، مثلاً اہلِ مدینہ کیلئے گواہ، دوسروں کیلئے سفارشی، یا فرمانبرداروں کیلئے گواہ اور گناہگاروں کے لئے سفارشی وغیر ذلک، کما قالہ السخاوی،

(۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَكٌ حَتّٰی یُجِیْءَ بِھَا وَجْهَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا بِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقَرُّ بِھَا عَیْنُہٗ،

"حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لیجا کر اللہ جل شانہٗ کی پاک بارگاہ میں پیش کرتا ہے، وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ اس درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لیجاؤ یہ اس کے لئے استغفار کریگا اور اسکی وجہ سے اسکی آنکھ ٹھنڈی ہوگی"

اخرجہ ابو علی بن البناء والدیلمی فی مسند الفردوس وفی سندہ عمرو بن حبیب ضعفہ النسائی وغیرہ کذا فی قول البدیع

ف: زاد السعید میں مواہب لدنیہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم ہوجائینگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھدینگے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہوجائے گا اور وہ مؤمن کہیگا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کون ہیں؟

آپکی صورت وسیرت کیسی اچھی ہے، آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا تیری حاجت کے وقت میں نے اس کو ادا کردیا" اس پر یہ اشکال نہ کیا جائے کہ ایک پرچہ سر انگشت کے برابر میزان کے پلڑے کو کیسے جھکا دیگا، اس لئے کہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں اخلاص کی قدر ہے اور جتنا بھی اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا، حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوا تھا وہ ننانوے دفتروں کے مقابلہ میں اور ہر دفتر اتنا بڑا کہ منتہائے نظر تک ڈھیر لگا ہوا تھا، غالب آگیا، یہ حدیث مفصل اس ناکارہ کے رسالہ فضائل ذکر باب دوم فصل سوم کی نمبر۱۴ پر گذر چکی ہے جس کا جی چاہے مفصل وہاں دیکھے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوسکتی، اور بھی اس رسالہ میں متعدد روایات اسی مضمون کی گذری ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے یہاں وزن اخلاص کا ہے، فصل پنجم حکایات کے ذیل میں حکایت نمبر۲ پر بھی اس کے متعلق مختصر سا مضمون آرہا ہے،

(۱۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب وبسط السخاوی فی تخریجہ وعزاہ السیوطی فی الدر الی المفرد للبخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعاء مانگا کرے (اللّٰھم صل سے اخیر تک) اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر، بس یہ دعاء اس کیلئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مؤمن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہونچ جائے"

ف: علامہ سخاوی رحؒ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن حبان رحؒ نے اس حدیث پر یہ فصل باندھی ہے اسکا بیان کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا صدقہ نہ ہونے کی صورت میں صدقہ کے قائم مقام ہوجاتا ہے علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود صدقہ سے بھی افضل ہے، اس لئے کہ صدقہ صرف ایک ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر ہے اور درود شریف ایسا فریضہ ہے جو بندوں پر فرض ہونے کے علاوہ

اللہ تعالیٰ شانہٗ اور اُس کے فرشتے بھی اس عمل کو کرتے ہیں، اگرچہ علامہ سخاویؒ خود اس کے موافق نہیں ہیں، علامہ سخاویؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو، اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمھارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) کے حکم میں ہے، ایک اور حدیث سے نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ تمھارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے، نیز حضرت علیؓ کی روایت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمھاری دعاؤں کو محفوظ کرنیوالا ہے، تمھارے رب کی رضا کا سبب ہے، اور تمھارے اعمال کی زکوٰۃ ہے (یعنی اُن کو بڑھانے والا اور پاک کرنے والا ہے) حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود تمھارے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہے، اور زکوٰۃ (یعنی صدقہ) ہے،

اور حدیث پاک کا آخری ٹکڑا کہ "مؤمن کا پیٹ نہیں بھرتا" اس کو صاحبِ مشکوٰۃ نے فضائلِ علم میں نقل کیا ہے اور صاحبِ مرقاۃ وغیرہ نے خیر سے علم مراد لیا ہے، اگرچہ خیر کا لفظ عام ہے اور ہر خیر کی چیز اور ہر نیکی کو شامل ہے، اور مطلب ظاہر ہے کہ مؤمن کامل کا پیٹ نیکیاں کمانے سے کبھی نہیں بھرتا، وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا ہے کہ جو نیکی بھی جس طرح اس کو مل جائے وہ حاصل ہوجائے، اگر اس کے پاس مالی صدقہ نہیں ہے تو درود شریف ہی سے صدقہ کی فضیلت حاصل کرے، اس ناکارہ کے نزدیک خیر کا لفظ علی العموم ہی زیادہ بہتر ہے، کہ وہ علم اور دوسری چیزوں کو شامل ہے، لیکن صاحب مظاہر حق نے بھی صاحبِ مرقاۃ وغیرہ کے اتباع میں خیر سے علم ہی مراد لیا ہے، اس لئے وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں سیر ہوتا مومن خیر سے یعنی علم سے یعنی آخر عمر تک طلبِ علم میں رہتا ہے اور اس کی برکت سے بہشت میں جاتا ہے، اس حدیث پاک میں خوش خبری ہے طالبِ علم کو کہ دنیا سے باایمان جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، اور اس درجہ کو حاصل کرنے کے لئے بعض اہل اللہ اخیر عمر تک تحصیلِ علم میں مشغول رہے ہیں، باوجود حاصل کرنے بہت سے علم کے، اور دائرہ علم کا وسیع ہے، جو کہ مشغول ہو ساتھ علم کے اگرچہ ساتھ تعلیم و تصنیف کے ہو، حقیقت میں ثوابِ طلبِ علم اور تکمیل اسکی کا ہی ہے اس کو (حق)

تکملہ

اس فصل کو قرآن پاک کی دو آیتوں اور دس احادیث شریفہ پر اختصاراً ختم کرتا ہوں کہ فضائل کی روایات بہت کثرت سے ہیں، ان کا احصاء بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے

اور سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ واتباعہ وبارک وسلم کے اُمت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ اُن کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ انکی حقِ ادائیگی ہو سکتی ہے، اس بنا پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے لطف وکرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر وثواب اور احسانات فرما دیے،

علامہ سخاویؒ نے اوّل مجملاً ان انعامات کی طرف اشارہ کیا ہے جو درود شریف پر مرتب ہوئے ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں باب ثانی درود شریف کے ثواب میں، اللہ جل شانہٗ کا بندہ پر درود بھیجنا، اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اس پر درود بھیجنا، اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا، اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کیلئے، اور اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو، اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تُلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا وآخرت کے سارے کاموں کی کفایت جیساکہ قریب ہی نمبر ۹ پر حضرت اُبیؓ کی حدیث میں گذر چکا، اور خطاؤں کا مٹا دینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کے دن اس کیلئے شاہد وگواہ بننا، اور آپؐ کی شفاعت کا واجب ہونا، اور اللہ کی رضا، اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اسکی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا، اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تُلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوضِ کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا، اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا، اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پلصراط پر سہولت سے گذر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانا جنت میں دیکھ لینا، اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا، اور اسکے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا، اور نادار کیلئے صدقہ کے قائم مقام ہونا، اور درود شریف زکوٰۃ ہے، اور طہارت ہے، اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے، اور اس کی برکت سے سَو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں، اور عبادت ہے ہی، اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، اور مجالس کیلئے زینت ہے، اور فقر کو اور تنگیٔ معیشت کو دُور کرتا ہے، اور اس کے ذریعہ سے اسبابِ خیر تلاش کئے جاتے ہیں، اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا، اور اس کی برکات سے خود درود

پڑھنے والا اور اسکے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے کہ جسکو درود شریف کا ایصالِ ثواب کیا جائے، اور اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہی، اور وہ بیشک نور ہی اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونیکا ذریعہ ہی، اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے، اور لوگونکے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہی، اور خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ ہے اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اسکی غیبت کریں، درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے، اور افضل ترین اعمال میں سے ہی، اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہی، اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھدار کیلئے اسمیں رغبت پیدا کرنیوالے ہیں، ایسا سمجھدار جو اعمال کے ذخیروں کو جمع کرنے پر حریص ہو، اور ذخائر اعمال کے ثمرات حاصل کرنا چاہتا ہو،

علامہ سخاوی رح نے باب کے شروع میں یہ اجمالی مضمون ذکر کرنیکے بعد پھر ان مضامین کی روایات کو تفصیل سے ذکر کیا ہے، جنمیں سے بعض فصل اول میں گذر چکی ہیں، اور بعض فصل ثانی میں آرہی ہیں اور ان روایات کو ذکر کرنیکے بعد لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر بیّن دلیل ہی، کہ اللہ جل شانہٗ کا درود درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے، اور اسکی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں، پس جتنا بھی ہوسکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر، اس لئے کہ وہ وسیلہ ہی مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہی بہترین عطاؤں کا اور ذریعہ ہی مضرات سے حفاظت کا، اور تیرے لئے ہر اس درود کے بدلے میں جو تو پڑھے دس درود ہیں جبار الارضین والسمٰوات کی طرف سے اور درود ہی اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ وغیرہ، ایک اور جگہ اقلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ کونسا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہوسکتا ہی، اور کونسا عمل زیادہ نفع والا ہوسکتا ہی، اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہٗ درود بھیجتے ہیں اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اور اللہ جل شانہٗ نے اسکو دنیا اور آخرت میں اپنی قربت کیساتھ مخصوص فرمایا ہی، یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہی جس میں گھاٹا نہیں، یہ اولیاء کرام کا صبح و شام کا مستقل معمول رہا ہے، پس جہاں تک ہوسکے درود شریف پر جارہا کر، اس سے اپنی گمراہی سے نکل آوے گا، اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہوجائیں گے، تیری امیدیں بر آئیں گی، تیرا قلب منور ہوجائے گا، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رضا حاصل ہوگی، قیامت کے سخت ترین دہشت ناک دن میں امن نصیب ہوگا،

دوسری فصل

خاص خاص درود کے خاص خاص فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ رضؓ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝۔ رواہ البخاری وبسط السخاوی فی تخریجہ واختلاف الفاظہ وقال ھکذا لفظ البخاری علی ابراھیم وعلی اٰل فی الموضعین،

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضورؐ سے سنا ہے، میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کن الفاظ میں پڑھا جائے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو (اللّٰھم صل سے اخیر تک) یعنی اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انکی آل پر جیسا کہ آپ نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں، اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپنے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی آل (اولاد) پر بیشک آپ ستودہ صفات بزرگ ہیں۔

ف، ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) مہمانوں اور دوستوں کیلئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف حضورؐ کی احادیث، حضورؐ کے حالات تھے، ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی، جیسا کہ اُن کے حالات اس کے شاہد عدل ہیں اسی بناء پر حضرت کعب رضؓ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا، یہ حدیث شریف بہت مشہور حدیث ہے،

اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں، ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ الخ پڑھا کرو،

دوسری حدیث میں ابو مسعود بدریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمائیے کہ کس طرح آپ پر درود پڑھا کریں؟ آپؐ نے سکوت فرمایا، یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا، پھر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم و ابوداؤد وغیرہ میں ہے اس کا مطلب کہ "ہم اس کی تمنا کرنے لگے" یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو غایت محبت اور احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تأمل ہوتا یا سکوت فرماتے تو انکو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال کہیں منشاء مبارک کے خلاف تو نہیں ہو گیا، یا یہ کہ اس کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا، جس کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل فرمانا پڑا، بعض روایات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، حافظ ابن حجرؒ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا، یہاں تک کہ آپؐ پر وحی نازل ہوئی،

مسند احمد و ابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابیؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر خدمت ہوئے اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گئے، ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے، ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر درود کیسے پڑھا کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ، ایک اور روایت میں عبد الرحمٰن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہ نے ہمیں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا ہے سلام

توہمیں معلوم ہوگیا، آپ پر درود کیسے پڑھا کریں، تو آپ نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مسند احمد، ترمذی، بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو ہمیں معلوم ہے
آپ پر درود کیسے پڑھیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو درود تلقین فرمایا، اور بھی بہت سی
روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں، اور درودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو
اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں، اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تاکہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب
نہ بن جائے، نفسِ درود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے جیسا کہ فصل رابع میں آرہا ہے، اور درود شریف
کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے، کوئی خاص لفظ واجب نہیں یہ درود شریف جو اس
فصل کے شروع میں نمبر ا پر لکھا گیا ہے، یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ
کے نزدیک نماز میں اس کا پڑھنا اولیٰ ہے، جیسا کہ علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمدؒ سے
سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کن الفاظ سے پڑھے؟ تو انھوں نے یہی درود شریف
ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا، اور یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین (بخاری ومسلم)
وغیرہ میں ہے، علامہ شامیؒ نے یہ عبارت شرح منیہ سے نقل کی ہے، شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ
یہ درود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے،، انتہیٰ، اور کعب بن عجرہؓ
کی یہی روایت ہے جو اوپر گذری، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان
الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو آیت شریفہ کے امتثالِ امر
میں سکھلائے اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے،

ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے اس سوال پر
کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کونسا درود پڑھیں، تو آپ نے یہ تعلیم
فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے، امام نوویؒ نے اپنی کتاب "روضہ" میں تو یہاں
تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس
درود کے پڑھنے سے قسم پوری ہوجائے گی، حصن حصین کے حاشیہ پر حرز ثمین سے نقل کیا ہے
کہ یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح ہے، اور سب سے زیادہ افضل ہے، نماز میں اور بغیر نماز
کے اسی کا اہتمام کرنا چاہئے،

یہاں ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے حرزِ ثمین کی یہ عبارت بجائے اس درود شریف کے ایک دوسرے درود کے نمبر پر لکھدی گئی، اس کا لحاظ رہے، اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابلِ ذکر ہیں؛

اوّل یہ کہ صحابہ کرامؓ کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ہے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے، اوجز میں امام بیہقیؒ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اسمیں بھی متعدد علماء سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے، نمبر۲۔ ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کیساتھ تشبیہ دیجاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے، اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دئیے گئے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس جواب دئیے ہیں، کوئی عالم ہو تو خود دیکھ لے، غیر عالم ہو تو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کرلے، سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثریہ تو وہی ہے جو اوپر گذرا، لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا الٹا ہوتا ہے، جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہٗ کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ الآیۃ ترجمہ "اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جسمیں چراغ ہو" اخیر آیت تک، حالانکہ اللہ جل شانہٗ کے نور کو چراغوں کے نور کیساتھ کیا مناسبت، نمبر۳، یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درود کو کیوں ذکر کیا، اس کے بھی اوجز میں کئی جواب دئیے گئے ہیں، حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں، بندے کے نزدیک تو زیادہ پسندیدہ جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ جل شانہٗ نے اپنا خلیل قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے، وَاتَّخَذَ اللهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا، لہٰذا جو درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا، وہ محبت کی لائن کا ہوگا، اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اونچی ہوتی ہیں، لہٰذا جو درود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اونچا ہوگا، چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہٗ نے اپنا حبیب قرار دیا، اور حبیب اللہ بنایا، اور اسی لئے دونوں کا درود ایکدوسرے کے مشابہ ہوا، مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت

انبیاء کرام کا تذکرہ کر رہی تھی، کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا، اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپؐ نے ارشاد فرمایا میں نے تمھاری گفتگو سنی بیشک ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں، اور موسیٰؑ نجی اللہ ہیں، (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰؑ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں، لیکن بات یوں ہی غور سے سنو! کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا، اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا، اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاء ہوں گے، اور اس پر فخر نہیں کرتا، اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنیوالا ہوں گا، اور سب سے پہلے جسکی شفاعت قبول کیجائے گی وہ میں ہونگا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا، اور سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہونگا اور سب سے پہلے جنّت میں مَیں اور میری امّت کے فقراء داخل ہونگے، اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرّم ہوں، اوّلین اور آخرین میں، اور کوئی فخر نہیں کرتا، اور بھی متعدد روایات سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے، محبّت اور خلّت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے، اسی لئے ایک کے درود کو دوسرے کے درود کیساتھ تشبیہ دی، اور چونکہ حضرت ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں ہیں اس لئے بھی مَنْ اَشْبَہَ اٰبَاءَہٗ فَمَا ظَلَمَ، آباء واجداد کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے،

مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اونچا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلّت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی اور صفی اللہ ہونے کو بھی، بلکہ ان سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کیلئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کیساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیساتھ مخصوص ہے،

(۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ

حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ جب درود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے (اللّٰھم صل علی محمد سے اخیر تک)

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (رواہ ابوداؤد و ذکرہ السخاوی بطرق عن ہذہ)۔

ترجمہ اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپؐ کی اولاد پر اور آپکے گھرانے پر جیسا کہ درود بھیجا آپنے آلِ ابراہیم پر، بیشک آپ ہی سزاوار حمد ہیں بزرگ ہیں "

ف: نبی اُمّی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپؐ کا تورات انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کذا فی المظاہر)

آپؐ کو نبی اُمّی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جنکو شروحِ حدیث مرقاۃ وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، مشہور قول یہ ہے کہ اُمّی اَن پڑھ کو کہتے ہیں، کہ جو لکھنا، پڑھنا نہ جانتا ہو، اور چونکہ یہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح و بلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے، غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتبِ سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا

؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست ؛ کتب خانۂ چند ملت بشست

"جو یتیم کہ اس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھودیئے یعنی منسوخ کر دیئے"

؎ نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت ؛ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

"میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا"

حضرتِ اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ حرز ثمین نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کیساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو آپؐ نے اس کو پسند فرمایا،

اس کا مطلب کہ "بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے" یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا، جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں، تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا، اور گویا حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے درود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے، اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائے گی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی، جن ترازوؤں میں حمام کے لکڑ تولے جاتے ہوں انمیں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی، پاسنگ میں رہ جائے گی، ملا علی قاریؒ نے اور اس سے

قبل علامہ سخاویؒ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازوؤں میں تُلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں اُن کا آنا مشکل ہوتا ہے، علامہ سخاویؒ نے حضرت ابومسعودؓ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ارشاد نقل کیا ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانے سے ناپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اور حسن بصریؒ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے بھرپور پیالہ پیوے وہ یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اس حدیث کو قاضی عیاضؒ نے بھی شفاء میں نقل کیا ہے،

ے یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

(۳) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ، رواہ ابن ماجۃ باسناد جید کذا فی الترغیب زاد السخاوی فی اخر الحدیث فنبی اللہ حی یرزق وبسط فی تخریجہ واخرج معناہ عن عدۃ من الصحابۃ وقال القاری ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفۃ)

حضرت ابوالدرداءؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔

ف؛ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کر دیا،

بس کوئی فرق نہیں ہو ان کیلئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں اور اس حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روحِ مبارک اور بدنِ مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے" سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہو سکتی ہے، اور ظاہر یہ ہو کہ اس سے ہر نبی مراد ہو، اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے، اور رزق سے مراد رزقِ معنوی بھی ہو سکتا ہے، اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزقِ حسی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے اور متبادر الیٰ الفہم،

علامہ سخاویؒ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہو، حضرت اوسؓ کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے، تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی، اُسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا، پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپؐ پر کیسے پیش کیا جائے گا، آپؐ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہو کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے،

حضرت ابو امامہؓ کی حدیث سے بھی آپؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری اُمت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے، پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا، وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا، یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہوگا فصل اول کے نمبر ۵ میں گذر چکا ہے،

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی آپؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے

کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دُعا اور استغفار کرتا ہوں، اسی طرح حضرت ابن عمرؓ، حضرت حسن بصریؒ، حضرت خالد بن معدانؒ وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو،

سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جو لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپکی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپؐ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں ؛ ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبرِ اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۂ اطہرؐ سے وَعَلَیْکَ السَّلَام کی آواز سُنی،

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیمؒ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے، اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیساتھ ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں، اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے،

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابوہریرہؓ حضرت انسؓ، اوس بن اوسؓ، ابوامامہؓ، ابوالدرداءؓ، ابومسعودؓ، حضرت عمرؓ، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے، جن کی روایات علامہ سخاویؒ نے نقل کی ہیں،

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا۔ ذکرہ السخاوی وعزاہ لجماعۃ بروایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ،

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پلصراط پر گذرنے کے وقت نور ہی، اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی دفعہ مجھ پر درود بھیجے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے ؛

ف: علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہی نقل کیا، اور صاحبِ اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے، اور محدثین کا قاعدہ ہے کہ ضعیف روایت بالخصوص جبکہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے، غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابوہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے، ملا علی قاریؒ نے شرح شفاء میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دارقطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے، اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہی کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ؕ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسّی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا،

دارقطنی کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے' کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ! درود کس طرح پڑھا جائے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرلے انگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہی کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے، اور ارشاد ہوا کہ انگلیوں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت میں انکو گویائی دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا، جیسا کہ فضائلِ ذکر کی فصل دوم کی حدیث نمبر ۱۸ میں یہ مضمون تفصیل سے ذکر کیا جا چکا، ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں، جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزاروں گناہ گنوائیں جو اُن سے زندگی میں کئے گئے ہیں، تو ان کیساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو اُن سے کی گئی ہیں یا گنی گئی ہیں، دارقطنی کی اس روایت کو حافظ عراقیؒ نے حسن بتلایا ہے،

حضرت علیؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایسی روشنی آئے گی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے، حضرت سہل بن عبداللہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ

نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ اسّی دفعہ پڑھے اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوں،
علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں، حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے، علامہ شامیؒ نے اس میں طویل بحث کی ہے، کہ درود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں، یا نہیں، شیخ ابو سلیمان دارانیؒ سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تو درود شریف قبول ہی ہوتا ہے، اور بھی بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۵) عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ،

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔"

(رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وبعض اسانیدھم حسن کذا فی الترغیب)

ف: درود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ! آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچائیے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو۔"

علماء کے نزدیک مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقامِ محمود یا آپؐ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپؐ کا وہ مقامِ عالی جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے، حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے، اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا، اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاویؒ سے گذرے ہیں، کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے،

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے، اس لئے کہ روایت میں "یوم القیٰمۃ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے، اور بعض روایات میں "المقرب عندک فی الجنۃ" کا

لفظ آیا ہے، یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو، اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے،

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو مقام علٰحدہ علٰحدہ ہیں، ایک مقام تو وہ ہے جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرش معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے، جس پر اوّلین و آخرین سب کو رشک ہوگا، اور دوسرا آپکا مقام جنت میں جسکے اوپر کوئی درجہ نہیں، بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ، جنت وغیرہ اور زناکار سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا، اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے، اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بہتر تھا، میرے پوچھنے پر انھوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا، اس کے بعد انھوں نے کہا ذرا اوپر سر اٹھایئے تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایک ابر سا نظر آیا، میں نے کہا کہ میں اس کو بھی دیکھ لوں، ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے، جب پوری ہوجائے گی جب آپ اس میں تشریف لے جائیں گے،

درود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ پہلے بھی گذر چکا، آئندہ بھی آرہا ہے، کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے، اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے، تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ دھوپ کی جاتی ہے، ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب، سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مؤکد فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے، پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے، لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں، فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں، اُن اوقات کو درود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ❊ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ (رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الترغیب بسط السخاوی فی تخریجہ ولفظہ اتعب سبعین ملکا الف صباح،

(۶) "حضرت ابن عباسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعاء کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ (ترجمہ) اللہ جل شانہٗ جزا دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں"، تو اس کا ثواب ستّر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا"،

ف، نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابرؓ کی حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح شام یہ درود پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ، وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا،" مشقت میں ڈالے گا" کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے، بعض علماء نے "جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ "جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے" لکھا ہے یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا فرما، اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کیلئے ظاہر ہے کہ بے انتہا ہوگا،

حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل درود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے درود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا کرتے تھے وَاَجْزِہٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ "اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمائیں، جتنا کسی نبی کو اس کی اُمّت کی طرف سے عطا فرمایا"،

ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درود کو پڑھے اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہے،

ایک علامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہٗ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اس کی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو اوّلین و آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی

افضل ہو، اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے درود کسی نے پڑھے ہیں، اور اسی طرح یہ چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ، جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیری ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے، پس تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے، اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہو، بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے"۔

ابو الفضل قومانی رحؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا، اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپؐ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہدینا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا بات ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ درود پڑھا کرتا ہے، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔ ابو الفضل رحؒ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا، ابو الفضل رحؒ کہتے ہیں میں نے اس کو کچھ غلّہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابو الفضل رحؒ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)

اس نوع کا ایک دوسرا قصہ حکایات میں نمبر ۳۹ پر آرہا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضؓ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو، اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک

عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ (رواہ مسلم و ابوداؤد والترمذی)

درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں، پھر اللہ جل شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو، وسیلہ جنّت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا، اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دُعاء کریگا اُس پر میری شفاعت اُتر پڑے گی“

ف: ”اتر پڑے گی“ کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائے گی، اس لئے کہ بعض روایات میں اس کی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی،

بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سُنے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اُس کیلئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے، حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو خود بھی یہ دعاء پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اس کو سنتے تھے، اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے، اور حضرت ابوہریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! وسیلہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جنّت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا، اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں گا،

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصل معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے، لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے، جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنّت کا ایک درجہ ہے، اور قرآن پاک کی آیت وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اوپر گذرا، حضرت ابن عباسؓ، مجاہدؒ، عطاء، وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے، قتادہؒ کہتے ہیں اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کردے، واحدیؒ

بغوی رح، زمخشری رح سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو، قرابت ہو یا کوئی عمل، اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسل حاصل کرنا بھی داخل ہے اھ، علامہ جزری رح نے حصن حصین میں آداب دعا میں لکھا ہے وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآءِهٖ خ د مص وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ خ یعنی توسل حاصل کرے اللہ جل شانہٗ کی طرف اس کے انبیاء کے ساتھ جیساکہ بخاری، مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیساکہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے،

علامہ سخاوی رح کہتے ہیں اور دوسرا قول آیت شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو، جیساکہ ماوردی رح وغیرہ نے ابوزید رض سے نقل کیا ہے، اور حدیث پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبۂ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو، اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو، یا وسیلہ کی تفسیر ہو اور مقام محمود وہی ہے جسکو اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (ترجمہ) "امید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقام محمود میں" مقام محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں، یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے اوپر گواہی دینا ہے، اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائے گا مراد ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے، ابن جوزی رح نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے، اور بعضوں نے کہا اس سے مراد شفاعت ہے، اس لئے کہ وہ ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے،

علامہ سخاوی رح اپنے استاد حافظ ابن حجر رح کے اتباع میں کہتے ہیں ان اقوال میں کوئی منافات نہیں، اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو، اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے، اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر گواہی دیں،

ابن حبان رح کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالک رض سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے، پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے، پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں، بس یہی مقام محمود ہے، حافظ ابن حجر رح کہتے ہیں کہ "پھر میں کہوں گا" سے مراد وہ حمد و ثناء ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعت سے پہلے کہیں گے، اور مقامِ محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہی جو اس وقت میں پیش آئیں گی، انتہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب کہ "میں وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے"، حدیث کی کتابوں بخاری، مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انس رضؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہی کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ جل شانہ، مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے، اس کے بعد اللہ جل شانہ، کا ارشاد ہوگا محمدؐ سر اٹھاؤ، اور کہو، تمھاری بات سُنی جائے گی، سفارش کرو قبول کی جائے گی، مانگو تمھارا سوال پورا کیا جائے گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس پر میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا، پھر اپنے رب کی وہ حمد وثناء کروں گا جو اُس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا، پھر میں اُمت کیلئے سفارش کروں گا"، بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے ؎

آ، آج عزت ہے تجھے ؛ ہاں ہاں اجازت ہے تجھے
بے شک یہ ہی حصہ ترا ؛ زیبا شفاعت ہے تجھے

یہاں ایک بات قابلِ لحاظ ہے کہ اوپر کی دُعا میں اَلْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ کے بعد وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ کا لفظ بھی مشہور ہے، محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں، البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصنِ حصین میں بھی ہے اس کے اخیر میں اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کا اضافہ ہے ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۸) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ اُسَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ "اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی رزق)

کے دروازے کھول دے۔ | (اخرجه ابو عوانة في صحيحه وابوداؤد

والنسائي وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما كذا في البديع)

ف: مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھلنے کی وجہ یہ ہو کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کیلئے جاتا ہے، وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے، مظاہر حق میں لکھا ہے "دروازے رحمت کے کھول دے" بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے، اور مراد فضل سے رزق حلال ہو کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے اھ اس میں قرآن پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ جمعہ میں وارد ہے فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

علامہ سخاوی رحؒ نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود وسلام بھیجتے محمدؐ پر (یعنی خود اپنے اوپر) اور پھر یوں فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اوپر درود وسلام بھیجتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ، حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دعاء سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور یہ دعاء پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دعاء پڑھا کریں اور اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِكَ،

حضرت ابو ہریرہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا کرے، اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے نکلا کرے تو آپؐ پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

حضرت کعبؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں انھیں بھولنا مت: ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اور یہ دعا پڑھے، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دعا پڑھا کرا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔ صاحب حصن حصینؒ نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں، ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا نقل کی ہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، "میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اس کی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اسکی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردود کے حملہ سے"، حصن حصین میں تو اتنا ہی ہے، لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کیلئے محفوظ ہوگیا، اس کے بعد صاحب حصن حصین مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے، ایک اور حدیث میں وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہے، اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور مسجد میں داخل ہونیکے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ پڑھے اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہے،

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

⑨ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنا کونسا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو، لیکن عشق و محبت کی بقدر اس کی تمنائیں بڑھتی رہتی ہیں، اور اکابر و مشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں، کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی،

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ، "جو شخص روح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں

اور آپؐ کی قبرِ مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جو مجھے خواب میں دیکھیگا وہ قیامت میں دیکھیگا اور جو مجھے قیامت میں دیکھیگا میں اس کی سفارش کروں گا، اور... اللہ جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرما دیں گے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابو القاسم بستیؒ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے، مگر مجھے ابتک اس کی اصل نہیں ملی، دوسری جگہ لکھتے ہیں جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے، وہ یہ درود پڑھے؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، جو شخص اس درود کو طاق عدد کے موافق پڑھے گا؛ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کریگا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ،

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ زیارت میسر ہوتی ہے، بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے،

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادات میں لکھا ہے کہ شبِ جمعہ میں ۲ دو رکعت نماز نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں گیارہ ۱۱ بار آیت الکرسی اور گیارہ ۱۱ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام سَو بار یہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تین ۳ جمعے نہ گزرنے پائینگے کہ زیارت نصیب ہوگی، وہ درود شریف یہ ہے؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص ۲ دو رکعت نماز پڑھے، اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس ۲۵ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے، دولتِ زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، دیگر نیز شیخ موصوفؒ نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر ۷۰ بار اس درود کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِكَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ

لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ، دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کیلئے شیخ نے لکھا ہے، اَللّٰهُمَّ وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ، مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے، انتہیٰ،

ہمارے حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں، اگرچہ محدثانہ حیثیت سے اُن پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو، مبشرات اور منامات ہیں، منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتائیے جو میں رات میں کیا کروں، انھوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں کی دو دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر، اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہا کر، عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا، اور وہاں جاکر دو رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ قل ہو اللہ، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر، جس میں سات دفعہ استغفار، سات مرتبہ درود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دعا کیلئے ہاتھ اٹھا، اور یہ دعا پڑھ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ، پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو، اور کھڑے ہو کر یہی دعا پڑھ، پھر داہنی کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا، اور سونے تک درود شریف پڑھتا رہ، جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کریگا مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا،

بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا، انھوں نے دیکھا کہ وہ جنت میں گئے، وہاں انبیاء کرامؑ اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا، اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔ اور بھی متعدد عمل

اس نوع کے حضرت ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں، علامہ دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہٗ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے، اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے، اور اگر اس پرچہ کو روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے،

تنبیہ؛ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن ۲ دو امر قابلِ لحاظ ہیں، اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے، حضرتؒ تحریر فرماتے ہیں "جاننا چاہئے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایۂ تسلّی اور فی نفسہٖ ایک نعمتِ عظمیٰ دولتِ کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض موہوب ہے، ونعم قیل ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ؛ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ترجمہ) کسی نے کیا ہی اچھا کہا کہ یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جبتک اللہ جل شانہٗ کی طرف سے عطاء اور بخشش نہ ہو"

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں، البتہ غالب ہے کہ کثرتِ درود شریف وکمالِ اتباعِ سنت وغلبۂ محبت پر اس کا ترتب ہو جاتا ہے، لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اس لئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہئے، کہ بعض کیلئے اسی میں حکمت ہے رحمت ہے، عاشق کو رضائے محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب، ہجر ہو تب، وللہ در من قال ؎

اُرِیْدُ وِصَالَہٗ وَیُرِیْدُ ھِجْرِیْ ؛ فَاَتْرُکُ مَا اُرِیْدُ لِمَا یُرِیْدُ

"اور اللہ ہی کیلئے خوبی ہے اس کہنے والے کی جس نے کہا کہ میں اس کا وصال چاہتا ہوں اور وہ مجھ سے فراق چاہتا ہے میں اپنی خوشی کو اسکی خوشی کے مقابلہ میں چھوڑتا ہوں" قال العارف الشیرازیؒ ؎

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب ؛ کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

ترجمہ:- "(عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں" فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈھ کہ محبوب سے اس کی رضا کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے)"

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی

نہ ہوگی، کیا خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنیً مہجور اور بعضے صورۃً مہجور جیسے اویس قرنیؒ اویس قرنیؒ معنیً قرب سے مسرور تھے، یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی، لیکن اپنے کفر و نفاق کی وجہ سے جہنمی رہے، اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور تابعی ہیں، اکابرِ صوفیہ میں ہیں، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے، لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، لیکن اس کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ان کا ذکر فرمایا، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے ان سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعاءِ مغفرت کرائے، ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے، تم ان سے دعاءِ مغفرت کرانا (اصابہ) ھ

گو تھے اویسؓ دُور مگر ہو گئے قریب ؛ بُوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی، روایاتِ صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آکر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے، مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے، اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا لیکن اس کے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے، یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدسؐ کے مناسب ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا، جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سُرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئیں گی، اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں، اگر نیئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئیگا کہ حد نہیں، اور اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی،

اِسی طرح سے اگر خواب میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سُنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں، چاہے

کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدا، کا خواب ہو، مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناجائز کام کے کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں، بلکہ ڈانٹ ہے جیساکہ کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی برے کام سے روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر، یعنی اس کا مزہ چکھاؤں گا، اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے، "تعطیر الانام فی تعبیر المنام" میں لکھا ہے ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے، ایک صاحب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زنا کرتی ہے، اسیطرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فن تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں، مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نووی نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے آنحضرتؐ ہی کو دیکھا، خواہ آپؐ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنے والے کے ہے، جس نے حضرتؐ کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا، اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے دیکھا، اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفاء، یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے، پس دیکھنا آنحضرتؐ کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے، اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کیلئے، کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کرکے علاج اس کا کریں، اور اسی قیاس پر بعض ارباب تمکین نے کہا کہ جو کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں سنے تو اس کو سنت قویمہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اس کی کے ہے، پس رؤیائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے،

حضرت شیخ علی متقیؒ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں، اس نے واسطے رفع اشکال کے علماء سے استفتا کیا کہ حقیقت حال کیا ہے، ہر ایک عالم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی، ایک عالم تھے مدینہ میں نہایت متبع سنت، ان کا نام شیخ محمد عراق تھا، جب وہ استفتاء ان کی نظر سے گذرا فرمایا یوں نہیں جس طرح اس نے سنا ہے، آنحضرتؐ نے اس کو فرمایا لَا تَشْرَبُ الْخَمْر، یعنی شراب نہ پیا کر، اس نے لَا تَشْرَبْ کو اِشْرَبْ سنا، حضرت شیخ عبد الحقؒ نے اس مقام کو تفصیل سے

لکھا ہی، اور میں نے مختصراً بتغیر، جیساکہ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ لاَ تَشْرَبْ کو اِشْرَبْ سُن لیا محتمل ہے لیکن جیسا اس ناکارہ نے اوپر لکھا اگر اِشْرَبِ الْخَمْرَ ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب، تو یہ دھمکی بھی ہو سکتی ہے جیساکہ لہجہ کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے، سہارنپور سے دھلی جانیوالی لائن پر آٹھواں اسٹیشن کھاتولی ہے، مجھے خوب یاد ہے کہ بچپن میں جب میں ابتدائی صرف ونحو پڑھتا تھا اور اس اسٹیشن پر گذر ہوتا تھا تو اس کے مختلف معنی بہت دیر تک دل میں گھوما کرتے تھے یہ مضمون مختصر طور پر رسالہ فضائلِ حج اور شمائل ترمذی کے ترجمہ خصائل میں بھی گذر چکا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

⑩ درود وسلام کی چہل حدیث

حضرت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں درود وسلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے، اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے، اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہی، تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرتؒ نے تحریر فرمائی ہے، زاد السعید میں حضرتؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرامؒ سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں، دلائل الخیرات اس کا ایک نمونہ ہے، مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں، ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں، جس میں پچیس صلوٰۃ اور پندرہ سلام کے ہیں، گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہی، جس کے باب میں بشارت آئی ہے، کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری اُمت کو پہنچا دے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے، اور میں اس کا شفیع ہوں گا، درود شریف کا امرِ دین سے ہونا بوجہ اس کے مامور بہٖ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعفت ثواب (اجرِ درود واجرِ تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے، ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عمومِ لفظی سے صلوٰۃِ نبویہ کو بھی شامل ہیں، اگر کوئی شخص ان صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل وبرکات جو جُدا جُدا ہر صیغہ کے متعلق ہیں بتمامہا اس شخص کو حاصل ہو جائیں،

صیغہ قرآنی

① سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ،	"سلام نازل ہو اللہ کے برگزیدہ بندوں پر"
② سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ،	"سلام ہو رسولوں پر"

چہل حدیث مشتمل بر صلوٰۃ و سلام (باضافہ ترجمہ) صیغ صلوٰۃ

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ،

"اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو"

(۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ط

"اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک، درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مجھ سے اس طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو"

(۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مؤمنین اور مؤمنات پر اور مسلمین اور مسلمات پر"

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

"اے اللہ درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ سیدنا محمد پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود و برکت و رحمت سیدنا ابراہیم اور آلِ سیدنا ابراہیم پر نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"

(۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیم پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ے

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا آلِ سیدنا ابراہیم پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما سیدنا محمد اور آلِ سیدنا محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے"

ے والفرق بین الخامس والسادس بلفظ اللہم قبل بارک کما یظہر من السعایۃ ومنہا اخذہما فی زاد السعید ۱۲ ظ

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

"اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم ؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ! برکت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم ؑ پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

---

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

"اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم ؑ اور آلِ سیدنا ابراہیم ؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم ؑ پر، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

"اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم ؑ پر! اور برکت نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم ؑ پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم ؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد ؐ اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم ؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ

"اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمد ؐ پر جس طرح تو نے آلِ سیدنا

اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپکی ازواجِ مطہراتؓ اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپکی ازواج مطہرات اور ذریات پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات والا بزرگ ہے۔"

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہراتؓ اور آپ کی ذریات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آپؐ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی ذریات پر جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

"اے اللہ! درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپکی ذریات پر اور آپکے اہلِ بیت پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۝

برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور آلِ سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ پر اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر۔"

(۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،
اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

"اے اللہ! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ سیدنا محمدؐ پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ رحمت بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت بھیجی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ! سلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام بھیجا، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سیدنا محمدؐ کی آل پر اور برکت وسلام بھیج سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر اور رحمت نازل فرما سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیمؑ پر اور آلِ سیدنا ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

"اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

یہ نماز والا مشہور درود ہے، فصل ثانی کی حدیث ۱؎ پر اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے، زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے، ایک ضروری بات قابل تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم و تاخر ہو گیا، اس کا لحاظ رہے،

(۱۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ۝

"اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور سیدنا محمدؐ پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔"

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

"اے اللہ درود نازل فرما نبی امی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما نبی امی سیدنا محمدؐ پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی، بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلَہٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

"اے اللہ اپنے برگزیدہ بندے اور اپنے رسول نبی اُمّی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر درود نازل فرما، اے اللہ سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو، اور آپ کو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تو نے

۱؎ زید فی نشر الطیب بعدہ انک حمید مجید ولیس ہو فی زاد السعید وہو الصحیح لانہ اخذ من الحصن ولیست فیہ ہذہ الزیادۃ ۱۲

اَلَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

وعدہ کیا ہے عطا فرما (ان تینوں کا بیان فصل ثانی کی حدیث نمبر ۷ پر گذر گیا) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ کی شان عالی کے لائق ہو، اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام برادرانِ انبیاء وصالحین پر اے ارحم الراحمین درود نازل فرما۔"

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

"اے اللہ درود نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی اُمّی سیدنا محمدؐ اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

---

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَهُمْ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ؕ

"اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ درود نازل فرما، اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما، اللہ تعالیٰ کے بکثرت درود اور مومنین کے بکثرت درود نبی اُمّی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔"

(۲۴) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ

"اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں

وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر نازل) فرما جیسا تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر نازل فرمائیں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اور برکت نازل فرما سیدنا محمدؐ پر اور سیدنا محمدؐ کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ،

(۲۵) "اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی اُمّی پر۔"

صِيَغُ السَّلَام

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(۲۶) "ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، سلام ہو آپؐ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپؐ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

(۲۷) "ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں، اے نبیؐ آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ

(۲۸) "تمام عبادات قولیہ مالیہ بدنیہ اللہ ہی کیلئے ہیں اے نبیؐ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے،

أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(۲۹) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

"ساری بابرکت عباداتِ قولیہ، عباداتِ بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبیؐ، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(۳۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عباداتِ قولیہ، عباداتِ بدنیہ، عباداتِ مالیہ اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبیؐ، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

---

(۳۱) اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۝ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

"پاکیزہ عباداتِ قولیہ، عباداتِ مالیہ، عباداتِ بدنیہ اللہ کیلئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبیؐ، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

---

(۳۲) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے، ساری عبادات قولیہ، عبادات مالیہ، عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپکو حق کیساتھ فرمانبرداروں کیلئے خوشخبری دینے والا نافرمانوں کیلئے ڈرانیوالا بناکر بھیجا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنیوالی ہے اسمیں کوئی شک نہیں ہے، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے۔"

(۳۳) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۝

"ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"

(۳۴) بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ شَهِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کیلئے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلاشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

(۳۵) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ

"ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ (اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"

(٣٦) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

"ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کیلئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"

(٣٧) اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝

"تمام عبادات قولیہ بدنیہ اللہ کیلئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر"

(٣٨) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

"تمام عبادات قولیہ بدنیہ مالیہ اللہ کیلئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت ہو سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے شبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"

(٣٩) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

"ساری بابرکت عبادات قولیہ عبادات بدنیہ عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"

(٤٠) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ۝

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر"

تکملہ

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں مستقل ایک باب ان درودوں کے بارے میں تحریر فرمایا ہے جو اوقات مخصوصہ میں پڑھے جاتے ہیں، اور اس میں یہ مواقع گنوائے ہیں: وضو اور تیمم سے فراغت پر اور غسل جنابت اور غسل حیض سے فراغت پر، نماز کے اندر اور نماز سے فراغ پر، اور نماز قائم ہونے کے وقت، اور اس کا مؤکد ہونا صبح کی نماز کے بعد، اور مغرب کے بعد اور التحیات کے بعد اور قنوت میں اور تہجد کے لئے کھڑے ہونے

کے وقت، تہجد کے بعد، اور مساجد پر گزرنے کے وقت، اور مساجد کو دیکھ کر اور مساجد میں داخل ہونے کے وقت اور مساجد سے باہر آنیکے وقت اور اذان کے جواب کے بعد، اور جمعہ کے دن میں اور جمعہ کی رات میں، اور شنبہ کو اتوار کو پیر کو منگل کو، خطبہ میں جمعہ کے اور دونوں عیدوں کے خطبہ میں اور استسقاء کی نماز کے اور کسوف کے اور خسوف کے خطبوں میں اور عیدین اور جنازہ کی تکبیرات کے درمیان میں، اور میت کے قبر میں داخل کرنے کے وقت اور شعبان کے مہینہ میں، اور کعبہ شریف پر نظر پڑنے کے وقت اور حج میں صفا مروہ پر چڑھنے کے وقت اور لبیک سے فراغت پر اور حجر اسود کے بوسہ کے وقت اور ملتزم سے چمٹنے کے وقت اور عرفہ کی شام کو اور منیٰ کی مسجد میں اور مدینہ منورہ پر نگاہ پڑنے کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت کے وقت اور رخصت کے وقت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ اور گذرگاہوں اور قیامگاہوں جیسے بدر وغیرہ پر گذرنیکے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت، اور تجارت کے وقت، اور وصیت کے لکھنے کے وقت، نکاح کے خطبے میں، دن کے اول آخر میں، سونے کے وقت، اور سفر کے وقت اور سواری پر سوار ہونے کے وقت، اور جس کو نیند کم آتی ہو اس کیلئے، اور بازار جانیکے وقت، دعوت میں جانے کے وقت، اور گھر میں داخل ہونے کے وقت، اور رسالے شروع کرنے کے وقت اور بسم اللہ کے بعد، اور غم کے وقت، بے چینی کے وقت، سختیوں کے وقت اور فقر کی حالت میں اور ڈوبنے کے موقع پر، اور طاعون کے زمانہ میں اور دعاء کے اول اور آخر اور درمیان میں، کان بجنے کے وقت، پاؤں سونے کے وقت، چھینک آنے کے وقت، اور کسی چیز کو بھول جانیکے وقت اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت اور مولی کھانے کے وقت، اور گدھے کے بولنے کیوقت، اور گناہ سے توبہ کے وقت، اور جب ضرورتیں پیش آویں، اور ہر حال میں، اور اس شخص کیلئے جس کو تہمت لگائی گئی ہو، اور وہ اس سے بری ہو، اور دوستوں سے ملاقات کے وقت اور مجمع کے اجتماع کے وقت اور اُن کے علیحدہ ہونے کے وقت، اور قرآن پاک کے ختم کے وقت، اور قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعا میں اور مجلس سے اُٹھنے کے وقت اور ہر اس جگہ میں جہاں اللہ کے ذکر کیلئے اجتماع کیا جاتا ہو، اور ہر کلام کے افتتاح میں، اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو، علم کی اشاعت کے وقت، حدیث پاک کی قراءت کے وقت فتویٰ اور وعظ کے وقت، اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا جائے،

علامہ سخاویؒ نے اوقاتِ مخصوصہ کے باب میں یہ مواقع ذکر کیے ہیں، اور پھر اُن کی تائید میں روایات اور آثار ذکر کیے ہیں، اختصاراً صرف مواقع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا، البتہ ان میں سے بعض کی روایات اس فصل میں ذکر کی جا چکی ہیں،

ایک بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ علامہ سخاویؒ شافعی المذہب ہیں اور یہ سب مواقع شافعیہ کے یہاں مستحب ہیں، حنفیہ کے نزدیک چند مواقع میں مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے، علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ درود شریف نماز کے قعدۂ اخیرہ میں مطلقاً اور سنتوں کے علاوہ بقیہ نوافل کے قعدۂ اُولیٰ میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی سنت ہے، اور جن اوقات میں بھی پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے، بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو، اور علماء نے تصریح کی ہے، اس کے استحباب کی جمعہ کے دن میں اور اس کی رات میں اور شنبہ کو، اتوار کو، جمعرات کو اور صبح شام اور مسجد کے داخل ہونے میں اور نکلنے میں اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ پر جمعہ وغیرہ کے خطبہ میں، اذان کے جواب کے بعد اور تکبیر کے وقت اور دعاء مانگنے کے شروع میں، بیچ میں اور اخیر میں اور دُعاء قنوت کے بعد اور لبیک سے فراغت کے بعد اور اجتماع اور افتراق کے وقت، وضو کے وقت، کان بجنے کے وقت اور کسی چیز کے بھول جانے کے وقت، وعظ کے وقت، علوم کی اشاعت کے وقت، حدیث کی قرات کے ابتداء میں اور انتہاء میں، استفتاء اور فتویٰ کی کتابت کے وقت اور ہر مصنف اور پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے، اور خطیب کیلئے اور منگنی کرنے والے کے لئے، اپنا نکاح کرنیوالے کے لئے دوسرے کا نکاح کرنے والے کے لئے، اور رسالوں میں اور اہم امور کے شروع کے وقت اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لینے یا سننے یا لکھنے کے وقت،

اور سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے، صحبت کے وقت، پیشاب پاخانہ کے وقت، بیچنے کی چیز کی تشہیر کے لئے، ٹھوکر کھانے کے وقت، تعجب کے وقت، جانور کے ذبح کرنے کے وقت، چھینک کے وقت، اسی طرح قرآن پاک کی قرات کے درمیان میں، اگر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے چوتھی فصل کے آدابِ متفرقہ کے نمبر ۵ پر بھی اس کے متعلق بعض مسائل آرہے ہیں ۵

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

تیسری فصل

وہ احادیث جنمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں ہیں،

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ. فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ. (رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد والبخاری فی بر الوالدين وابن حبان فی صحيحه وغيرهم ذكرهم السخاوی)

(١) حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ ہم لوگ حاضر ہوگئے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین؛ جب آپ خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انھوں نے کہا ہلاک ہوجیو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہوجیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین؛ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا آمین "؛

ف؛ یہ روایت فضائلِ رمضان میں گذر چکی ہے، اس میں یہ لکھا تھا اس حدیث میں حضرت جبریلؑ نے تین بد دعائیں دی ہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان تینوں پر آمین فرمائی، اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بد دعا ہی کیا کم تھی، اور پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بد دعا بنادی وہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہم لوگوں کو ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماویں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں، ورنہ ہلاکت میں کیا تردد ہے، درِ منثور کی بعض روایا سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضورؐ سے کہا کہ آمین کہو تو حضورؐ نے آمین فرمایا جس سے اور بھی زیادہ اہتمام معلوم ہوتا ہے،

علامہ سخاویؒ نے اس مضمون کی متعدد روایتیں ذکر کی ہیں، حضرت مالک بن حویرثؓ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر چڑھے جب پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے تھے، انھوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رمضان کو پاوے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین، اور وہ شخص کہ جس نے ماں باپ یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو پھر بھی جہنم میں داخل ہوگیا ہو (یعنی ان کی ناراضی کی وجہ سے) اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین، اور جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک آوے اور وہ درود نہ پڑھے، اللہ اس کو ہلاک کرے میں نے کہا آمین،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک درجہ پر چڑھے اور فرمایا آمین، پھر دوسرے درجہ پر چڑھ کر فرمایا آمین، پھر تیسرے پر چڑھ کر فرمایا آمین، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے آمین کس بات پر فرمائی تھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے تھے، اور انھوں نے کہا (زمین پر) ناک رگڑے وہ شخص جس نے اپنے والدین یا ان میں سے ایک کا زمانہ پایا ہو اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کرایا ہو میں نے کہا آمین، اور ناک رگڑے وہ شخص (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو میں نے کہا آمین، اور ناک رگڑے وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین،

حضرت جابرؓ سے بھی یہ قصہ نقل کیا گیا ہے، اور اس میں بھی منبر پر تین مرتبہ آمین آمین

کے بعد صحابہؓ کے سوال پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں پہلے درجہ پر چڑھا تو میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا، اور وہ مبارک مہینہ ختم ہو گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، میں نے کہا آمین، پھر انھوں نے کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا ہو، اور انھوں نے اس کو جنّت میں داخل نہ کرایا ہو، میں نے کہا آمین، پھر کہا بدبخت ہو جیو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور اُس نے آپؐ پر درود نہ بھیجا ہو، میں نے کہا آمین،

حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہ قصّہ نقل کیا گیا ہے، اور اس میں حضرت جبرئیلؑ کی ہر بد دعا کے بعد یہ اضافہ ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا آمین کہو، حضرت ابن مسعودؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے، حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہ منبر والا قصّہ نقل کیا گیا ہے، اور اس میں اور سخت الفاظ ہیں، حضورؐ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور انھوں نے یوں کہا کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے وہ جہنّم میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے اور اس کو ملیامیٹ کردے، میں نے کہا آمین، اسی طرح والدین اور رمضان کے قصّہ میں بھی نقل کیا،

حضرت ابوذر و حضرت بریدہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ان مضامین کی روایتیں ذکر کی گئی ہیں، حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں بھی یہ اضافہ ہے کہ ہر مرتبہ میں مجھ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہو آمین جس پر میں نے کہا آمین، حضرت جابر بن سمرہؓ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا ہے، نیز عبداللہ بن الحارثؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے اس میں بد دُعاء دو دفعہ ہے اس میں ارشاد ہے کہ جس کے سامنے آپؐ کا ذکر کیا گیا ہو اور اس نے درود نہ پڑھا ہو، اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے پھر ہلاک کرے، حضرت جابرؓ نے ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بدبخت ہے،

اور بھی اس قسم کی وعیدیں کثرت سے ذکر کی گئی ہیں، علامہ سخاویؒ نے ان وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی ہیں، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعاء ہے، اور شقاوت کے حاصل ہونے کی خبر ہے، نیز جنّت کا راستہ بھول جانے کی اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ وہ شخص ظالم ہے، اور یہ کہ وہ سب سے زیادہ بخیل ہے، اور کسی مجلس میں حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے اس کے بارے میں کئی طرح کی وعیدیں ذکر کی ہیں، اور یہ کہ جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس کا دین (سالم) نہیں اور یہ کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کی زیارت نہ کر سکے گا، اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے ان سب مضامین کی روایات ذکر کی ہیں ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۲) عَنْ عَلِیٍّ رضی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(رواہ النسائی والبخاری فی تاریخہ والترمذی وغیرھم بسط طرقہ السخاوی)

ف: علامہ سخاویؒ نے کیا ہی اچھا شعر نقل کیا ہے ؎

مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ اِنْ ذُکِرَ اسْمُهٗ ؛ فَهُوَ الْبَخِیْلُ وَزِدْهُ وَصْفَ جَبَانٖ

ترجمہ: "جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے جس وقت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام ذکر کیا جا رہا ہو پس وہ پکا بخیل ہے اور اتنا اضافہ کر اس پر کہ وہ بزدل نامرد بھی ہے"۔

حدیثِ بالا کا مضمون بھی بہت سی احادیث میں بہت سے صحابہؓ سے نقل کیا گیا ہے، علامہ سخاویؒ نے حضرت امام حسنؓ کی روایت سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، حضرت امام حسینؓ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ بخیل اور پورا بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، حضرت انسؓ سے بھی آپؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ وہ شخص بخیل ہے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، اور ایک حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ میں تم کو سب بخیلوں سے زیادہ بخیل بتاؤں، میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز بتاؤں، وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے،

حضرت عائشہ رضؓ سے ایک قصہ نقل کیا گیا ہے جس کے اخیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ ارشاد ہے کہ ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو مجھے قیامت میں نہ دیکھے، حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا کہ وہ کون شخص ہے جو آپؐ کی زیارت نہ کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخیل، حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا بخیل کون؟ آپؐ نے فرمایا جو میرا نام سُنے اور درود نہ بھیجے،

حضرت جابر رضؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، حضرت حسن بصریؒ کی روایت سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ آدمی کے بخل کیلئے یہ کافی ہے کہ میں اس کے سامنے ذکر کیا جاؤں اور مجھ پر درود نہ بھیجے،

حضرت ابو ذر غفاری رضؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے صحابہ رضؓ سے فرمایا میں تم کو سب سے زیادہ بخیل آدمی بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور، آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جاوے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ شخص سب سے زیادہ بخیل ہے ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(٣) عَنْ قَتَادَةَ رَحِمَہُ اللّٰہُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ ۔ (اخرجه النميري ورواته ثقات قاله السخاوی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ف: یقیناً اس شخص کے ظلم میں کیا تردد ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے احسانات پر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے، حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی سوانح عمری "تذکرۃ الرشید" میں لکھا ہے کہ حضرت عموماً متوسلین کو درود شریف پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے کہ کم سے کم تین سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے، اور اتنا نہ ہو سکے تو ایک تسبیح میں تو کمی نہ ہونی چاہئے، آپ فرمایا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا احسان ہے، پھر آپؐ پر درود بھیجنے میں بھی بخل ہو تو بڑی بے مروّتی کی بات ہے، درود شریف میں زیادہ تر پسند وہ تھا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اور اس کے بعد وہ الفاظ صلوٰۃ وسلام جو احادیث میں منقول ہیں، باقی دوسروں کے مؤلفہ درود تاج، لکھی وغیرہ عموماً آپ کو پسند نہ تھے، بلکہ بعض الفاظ کو دوسرے معنی کا موہم

ہونیکے سبب خلافِ شرع فرمادیتے تھے، علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ جفا سے مراد بر وصلہ کا چھوڑنا ہے اور طبیعت کی سختی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؏ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ. (رواه احمد ابوداؤد وغیرهما بسطه السخاوی)

حضرت ابوہریرہؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی پر درود نہ ہو تو یہ مجلس اُن پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی پھر اللہ کو اختیار ہو کہ انکو معاف کردے یا عذاب دے۔

ف: ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ ہی سے یہ الفاظ نقل کیے گئے ہیں کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے پھر وہ اللہ کے ذکر اور نبیؐ پر درود سے پہلے مجلس برخاست کردیں تو اُن پر قیامت تک حسرت رہے گی، ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے، اور اس مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو تو وہ مجلس ان پر وبال ہوتی ہے، حضرت ابوامامہؓ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں، پھر اللہ کے ذکر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے اُٹھ کھڑے ہوں تو وہ مجلس قیامت کے دن وبال ہے، حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور وہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے پہلے مجلس برخاست کریں تو ان کو حسرت ہوگی، چاہے وہ جنت ہی میں اپنے اعمال کی وجہ سے داخل ہوجائیں، بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے یعنی اگر وہ اپنے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہو بھی جائیں تب بھی انکو درود شریف کا ثواب دیکھ کر اس کی حسرت ہوگی کہ ہم نے اس مجلس میں درود کیوں نہ پڑھا تھا، حضرت جابرؓ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جب لوگ کسی مجلس سے بغیر اللہ کے ذکر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے اٹھیں تو ایسا ہی جیسا کسی سڑے ہوئے مُردار جانور پر سے اٹھے ہوں یعنی ایسی گندگی محسوس ہوگی جیسے کسی سڑی ہوئی جانور کے پاس بیٹھکر دماغ سڑ جاتا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؏ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّھَا الْمُصَلِّیْ فَاِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَيُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ (رواہ الترمذی وروی ابوداؤد والنسائی نحوہ کذا فی المشکوۃ)

(۵) حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی، پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ کے ساتھ دُعاء کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا او نمازی (تونے جلدی کردی) جب تو نماز پڑھے تو اوّل تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے، پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعاء مانگ' حضرت فضالہؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے اوّل اللہ جل شانہ کی حمد کی، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، حضورؐ نے ان صاحب سے ارشاد فرمایا اے نمازی اب دعاء کر تیری دُعاء قبول کی جائے گی ؛؛

ف : یہ مضمون بھی بکثرت روایات میں ذکر کیا گیا ہے، علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ درود شریف دعاء کے اوّل میں، درمیان میں اور اخیر میں ہونا چاہئے، علماء نے اس کے استحباب میں اتفاق نقل کیا ہے، کہ دُعاء کی ابتداء اللہ تعالیٰ شانہ کی حمد وثناء پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے ہونی چاہئے اور اسی طرح اسی پر ختم ہونا چاہئے، اقلیشیؒ کہتے ہیں کہ جب تو اللہ سے دعاء کرے تو پہلے حمد کیساتھ ابتداء کر پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور درود شریف کو دعاء کے اوّل میں، دعاء کے بیچ میں، دعاء کے اخیر میں کر، اور درود کے وقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ فضائل کو ذکر کیا کر اس کی وجہ سے تو مستجاب الدعوات بنے گا، اور تیری اور اس کے درمیان سے حجاب اُٹھ جائے گا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۔

حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح سے نہ بناؤ، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ! سوار کے پیالے سے کیا مطلب؟ آپؐ نے فرمایا کہ مسافر اپنی حاجت سے فراغت پر برتن میں پانی ڈالتا ہے، اس کے بعد اس کو اگر پینے کی یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے، مجھے اپنی دعاء کے اوّل میں بھی یاد کیا کرو، اوسط میں بھی آخر میں بھی ؛

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ مسافر کے پیالہ سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے، مطلب یہ ہے کہ مجھے دعاء میں سب سے اخیر میں نہ رکھو، یہی مطلب صاحبِ اتحاف نے شرح احیاء میں بھی لکھا ہے کہ سوار اپنے پیالے کو پیچھے لٹکا دیتا ہے، یعنی مجھے اپنی دُعاء میں سب سے اخیر میں نہ ڈال دو،

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ سے کوئی چیز مانگنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ اولاً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ ابتداء کرے، ایسی حمد و ثنا جو اس کی شایانِ شان ہو، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اس کے بعد دعاء مانگے، پس اقرب یہ ہے کہ وہ کامیاب ہوگا، اور مقصد کو پہونچے گا، حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ دُعائیں ساری کی ساری رُکی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کی ابتداء اللہ کی تعریف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے نہ ہوئی ہو، اگر ان دونوں کے بعد دُعاء کریگا تو اس کی دُعاء قبول کی جائے گی، حضرت انسؓ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دُعاء رُکی رہتی ہے یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا تمھاری دعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے، تمھارے رب کی رضا کا سبب ہے،

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دعاء آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے کہ دُعاء آسمان پر پہنچنے سے رُکی رہتی ہے اور کوئی دُعاء آسمان تک اُس وقت تک نہیں پہنچتی جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے، جب آپؐ پر درود بھیجا جاتا ہے تب وہ آسمان پر پہنچتی ہے،

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے جب تو دُعاء مانگا کرے تو اپنی دُعاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھی شامل کیا کر اس لئے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو مقبول ہے ہی، اور اللہ جل شانہٗ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ کو قبول کرے اور کچھ کو رد کردے، حضرت علیؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی دعاء ایسی نہیں ہے کہ جس میں اور اللہ کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پس جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور وہ دعاء

محلِ اجابت میں داخل ہو جاتی ہے، ورنہ لوٹا دی جاتی ہے، ابن عطاءؒ کہتے ہیں کہ دُعا کیلئے کچھ ارکان ہیں اور کچھ پر ہیں کچھ اسباب ہیں اور کچھ اوقات ہیں، اگر ارکان کے موافق ہوتی ہو تو دعا قبول ہوتی ہو، اور پروں کے موافق ہوتی تھی تو آسمان پر اُڑ جاتی ہے اور اگر اپنے اوقات کے موافق ہوتی ہے تو فائز ہوتی ہے، اور اسباب کے موافق ہوتی ہے تو کامیاب ہوتی ہے، دُعا کے ارکان حضورِ قلب، رِقّت، عاجزی، خشوع، اور اللہ کے ساتھ قلبی تعلق ہیں، اور اس کے پَر صدق ہے اور اس کے اوقات رات کا آخری حصّہ ہے، اور اس کے اسباب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور بھی متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے، کہ دُعا رُکی رہتی ہو جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے، حضرت عبداللہ بن اَبی اَوفیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ شانہٗ سے یا کسی بندے سے پیش آجائے تو اس کو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ جل شانہٗ پر حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر یہ دُعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ٥ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

”نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو بڑے حلم والا ہی اور بڑے کرم والا ہی، ہر عیب سے پاک ہی، اللہ جو رب ہے عرش عظیم کا تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اُن چیزوں کا جو تیری رحمت کو واجب کرنیوالی ہوں اور مانگتا ہوں تیری مغفرت کی مؤکدات کو (یعنی ایسے اعمال کہ جن سے تیری مغفرت ضروری ہو جائے) اور مانگتا ہوں حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے میرے لئے کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑیئے جس کی آپ مغفرت نہ کردیں اور نہ کوئی ایسا فکر و غم جس کو تو زائل نہ کردے، اور نہ کوئی ایسی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو اور تو اس کو پورا نہ کردے، اے ارحم الراحمین“

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ✤ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

چوتھی فصل

فوائدِ متفرقہ کے بیان میں؛

اوّل؛ فصل اوّل میں اللہ جل شانہ کا حکم درود کے بارے میں گذر چکا، اور حکم کا تقاضا وجوب ہی، اس لئے جمہور علماء کے نزدیک درود شریف کا کم سے کم عمر میں ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہی بعض علماء نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہی، لیکن تیسری فصل میں جو وعیدیں اس مضمون کی گذری ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام آنے پر درود نہ پڑھنے والا بخیل ہے، ظالم ہے، بدبخت ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریلؑ کی طرف سے ہلاکت کی بد دعائیں ہیں وغیرہ وغیرہ' ان کی بناء پر بعض علماء کا مذہب یہ ہی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی آئے اُس وقت ہر مرتبہ درود پڑھنا واجب ہے، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس بارے میں دس مذہب نقل کئے ہیں' اور اوجز المسالک میں زیادہ بحث تفصیلی اس پر کی گئی ہی، اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان پر عمر بھر میں کم سے کم ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کے بعد میں اختلاف ہی، خود حنفیہ کے ہاں بھی اس میں ۲ دو قول ہیں، امام طحاویؒ وغیرہ کی رائے یہ ہی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے، ان روایات کی بناء پر جو تیسری فصل میں گزریں امام کرخیؒ وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ فرض کا درجہ ایک ہی مرتبہ ہے، اور ہر مرتبہ استحباب کا درجہ ہے،

دوم؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں "سیّدنا" کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہی، درمختار میں لکھا ہے کہ سیّدنا کا بڑھا دینا مستحب ہی، اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے، جیسا کہ رملیؒ، شافعیؒ وغیرہ نے کہا ہے اھ، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا "سیّد" ہونا ایک امر واقعی ہے، لہٰذا اس کے بڑھانے میں کوئی اشکال کی بات نہیں، بلکہ ادب یہی ہے، لیکن بعض لوگ اس سے منع کرتے ہیں، غالباً ان کو ابوداؤد شریف کی ایک حدیث سے اشتباہ ہو رہا ہے، ابوداؤد شریف میں ایک صحابی ابو مطرفؓ سے یہ نقل کیا گیا ہی کہ میں ایک وفد کیساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ سے عرض کیا اَنْتَ سَیِّدُنَا آپ ہمارے سردار ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ یعنی حقیقی سیّد تو اللہ ہی ہے"، اور یہ ارشاد عالی بالکل صحیح ہے، یقیناً حقیقی سیادت اور کمالِ سیادت

اللہ ہی کیلئے ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر "سیدنا" کا بڑھانا ناجائز ہے، بالخصوص جبکہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایۃ شیخین (بخاری و مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الحدیث "کہ میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن" اور دوسری حدیث میں مسلم کی روایت سے نقل کیا ہے اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ "کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا"، نیز بروایت ترمذی حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے بھی آپؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ "کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر کی بات نہیں"،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد کا مطلب جو ابو داؤد شریف کی روایت میں گزرا وہ کمال سیادت مراد ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے آپؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک ایک دو دو لقمے در بدر پھراتے ہوں، بلکہ مسکین وہ ہے جسکے پاس وسعت ہو نہ لوگوں سے سوال کرے، اسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم پچھاڑنے والا کس کو سمجھتے ہو (یعنی وہ پہلوان جو دوسرے کو زیر کر دے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو سمجھتے ہیں جسکو کوئی دوسرا پچھاڑ نہ سکے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلوان نہیں بلکہ پچھاڑنے والا (یعنی پہلوان) وہ ہے جو غصہ کے وقت میں اپنے نفس پر قابو پائے، اسی حدیث پاک میں آپ کا یہ سوال بھی نقل کیا گیا کہ تم رقوب (یعنی لاولد) کس کو کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ جس کے اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا یہ لاولد نہیں، بلکہ لاولد وہ ہے جس نے کسی چھوٹی اولاد کو ذخیرۂ آخرت نہ بنایا ہو (یعنی اس کے کسی معصوم بچہ کی موت نہ ہوئی ہو) اب ظاہر ہے کہ جو مسکین بھیک مانگتا ہو اس کو مسکین کہنا کون ناجائز کہدے گا، اسی طرح جو پہلوان لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے لیکن اپنے غصہ پر اس کو قابو نہ ہو وہ تو بہر حال پہلوان ہی کہلائے گا،

اسی طرح سے ابو داؤد شریف میں ایک صحابیؓ کا قصہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتِ مبارک پر مُہرِ نبوت دیکھ کر یہ درخواست کی تھی کہ آپ کی پشتِ مبارک پر یہ (جو ابھرا ہوا گوشت ہے) مجھے دکھلایئے کہ میں اس کا علاج کردوں کیونکہ میں طبیب ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالیٰ شانہٗ ہی ہیں،

جس نے اس کو پیدا کیا، الیٰ آخر القصہ، اب ظاہر ہے کہ اس حدیث پاک سے معالجوں کو طبیب کہنا کون حرام کہدیگا، بلکہ صاحبِ مجمع نے تو یہ کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے طبیب نہیں ہے، اور اسی طرح سے احادیث میں بہت کثرت سے یہ مضمون ملے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مواقع میں کمال کے اعتبار سے نفی فرمائی ہے حقیقت کی نفی نہیں،

علامہ سخاوی رح فرماتے ہیں کہ علامہ مجد الدین رح (صاحب قاموس) نے لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتے ہیں، اور اس میں بحث ہے، وہ یوں کہتے ہیں کہ نماز میں تو ظاہر ہے کہ نہ کہنا چاہئے، نماز کے علاوہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر انکار کیا تھا جس نے آپ کو "سیدنا" سے خطاب کیا تھا جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے (وہی حدیث ابوداؤد جو اوپر گذری) لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار احتمال رکھتا ہے کہ تواضع ہو یا منہ پر تعریف کرنے کو پسند نہ کیا ہو یا اس وجہ سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا، یا اس وجہ سے کہ انھوں نے مبالغہ بہت کیا، چنانچہ انھوں نے کہا تھا کہ آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہیں، اور آپ جفنۃ الغراء ہیں (یہ بھی زمانہ جاہلیت کا ایک مشہور مقولہ ہے اس سردار کیلئے جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دُنبوں کی چکتی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو) اور آپ ایسے ہیں اور آپ ایسے ہیں، تو ان سب باتوں کے مجموعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا، کہ شیطان تم کو مبالغہ میں نہ ڈال دے، حالانکہ صحیح حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ثابت ہے اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ "کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں" نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ثابت ہے اپنے نواسہ حسن رض کیلئے اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ "میرا یہ بیٹا سردار ہے"

اسی طرح سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت سعد رض کے بارے میں ان کی قوم سے یہ کہنا قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ "کہ کھڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لئے"، اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" میں حضرت سہل بن حنیف رض کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدی کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض کے درود میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ کا لفظ وارد ہے، ان سب امور میں دلالتِ واضحہ ہے، اور روشن دلائل ہیں اس لفظ کے جواز میں، اور جو اس کا انکار کرے وہ محتاج ہے اس

بات کا کوئی دلیل قائم کرے، علاوہ اس حدیث کے جو ادپر گذری اس لئے کہ اس میں احتمالات مذکورہ ہونے کی وجہ سے اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا الی آخر یا ذکرہ، یہ تو ظاہر ہے جیسا کہ اوپر بھی ذکر کیا گیا کہ کمال سیادت اللہ ہی کے لئے ہے، لیکن کوئی ایسی دلیل نہیں جس کی وجہ سے اس کا اطلاق غیر اللہ پر ناجائز معلوم ہوتا ہو، قرآن میں حضرت یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا کا لفظ وارد ہے، بخاری شریف میں حضرت عمرؓ کا ارشاد منقول ہے وہ فرمایا کرتے تھے، اَبُوْبَکْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا، ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار یعنی بلال کو آزاد کیا، علامہ عینیؒ شرح بخاری میں لکھتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حضرت سعدؓ کے بارے میں قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ "یعنی اپنے سردار کیلئے کھڑے ہو جاؤ" کہا تو اس سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص سیدی اور مولائی کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا، اس لئے کہ سیادت کا مرجع اور مآل اپنے ماتحتوں پر بڑائی ہے، اور ان کے لئے حسن تدابیر، اسی لئے خاوند کو سیّد کہا جاتا ہے، جب قرآن پاک میں وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا فرمایا، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی شخص مدینہ منورہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہے کہ اپنے سردار کو "یاسیدی" کہے! انھوں نے فرمایا کوئی نہیں الخ امام بخاریؒ نے اس کے جواز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مَنْ سَيِّدُكُمْ سے بھی استدلال کیا ہے، جو ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو خود امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلمہؓ سے پوچھا مَنْ سَيِّدُكُمْ کہ "تمھارا سردار کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا جد بن قیس، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ جَمُوْحٍ "بلکہ تمھارا سردار عمرو بن جموح ہے، نیز اِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهٗ مشہور حدیث ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ سے حدیث کی اکثر کتابوں بخاری شریف وغیرہ میں مذکور ہے، نیز حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے بخاری شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ نہ کہے، یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے، وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ "بلکہ یوں کہے کہ میرا سیّد اور میرا مولیٰ، یہ تو سیّد اور مولیٰ کہنے کا حکم صاف ہے،

سوم! اسی طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر مولانا کا لفظ بھی بعض لوگ پسند نہیں کرتے، ممانعت کی کوئی دلیل باوجود تلاش کے اس ناکارہ کو اب تک نہیں ملی،

البتہ غزوۂ احد کے قصہ میں ابوسفیان کو جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہے، اور قرآنِ پاک میں سورۂ محمد میں ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے، لیکن اس سے غیر اللہ پر لفظ مولیٰ کے اطلاق کی ممانعت معلوم نہیں ہوتی، یہاں بھی کمالِ ولایت مراد ہے، کہ حقیقی مولا وہی پاک ذات ہے جیساکہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ "کہ تمہارے لئے اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی مددگار"، اور دوسری جگہ ارشاد ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ، اور بخاری شریف میں حضورؐ کا ارشاد ہے مَنْ تَرَکَ کَلًّا اَوْ ضِیَاعًا فَاَنَا وَلِیُّہٗ یہاں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو ولی بتایا ہے، ابھی بخاری شریف کی حدیث سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ گذر ہی چکا ہے کہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کہا کرے، حضورؐ کا پاک ارشاد مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ مشہور ہے، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ الآیۃ، اور حدیث و فقہ کی کتاب النکاح تو کتاب الاولیاء سے پُر ہے، اور مشکوٰۃ شریف میں بروایت شیخین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حضرت زید بن حارثہ رضؓ کے متعلق اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا وارد ہے، نیز بروایت مسند احمد و ترمذی حضرت زید بن ارقم رضؓ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ، یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کے مولا ہیں"، یہ حدیث مشہور ہےؒ اور متعدد صحابۂ کرام رضؓ سے نقل کی گئی ہے، مُلّا علی قاریؒ اس حدیث کی شرح میں نہایہ سے لکھتے ہیں کہ مولیٰ کا اطلاق بہت سے معنی پر آتا ہے، جیسے رب اور مالک اور سید اور منعم یعنی احسان کرنیوالا اور معتِق یعنی غلام آزاد کرنیوالا اور ناصر (مددگار) اور محب اور تابع اور پڑوسی اور چچازاد بھائی اور حلیف وغیرہ وغیرہ بہت سے معنی گنوائے ہیں، اس لئے ہر ایک کے معنی مناسب معنی مراد ہوں گے، جہاں اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ وارد ہوا ہے وہاں رب کے معنی میں ہے، اور جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر آیا ہے جیساکہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ

ؒ قال صاحب تحفۃ الاحوذی لحدیث الترمذی اخرجہ احمد والنسائی والضیاء، وفی الباب عن بریدۃؓ اخرجہ احمد وعن البراء بن عازب اخرجہ احمد وابن ماجۃ وعن سعد بن ابی وقاص اخرجہ ابن ماجۃ وعن علی اخرجہ احمد اھ وقال القاری بعد ذکر تخریجہ والحاصل ان ہذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواتراً اذ فیہ روایۃ لاحمد انہ سمعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون صحابیا وشہدوا بہ لعلی لما توزع فی خلافتہ اھ ،

مولاہ، وہاں ناصر اور مددگار کے معنی میں ہے، ملا علی قاریؒ نے اس حدیث کا شانِ ورود یہ لکھا ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم میرے مولیٰ نہیں ہو میرے مولیٰ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس پر آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں جس کا مولیٰ ہوں علیؓ اس کے مولیٰ ہیں،

علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں اور علامہ قسطلانیؒ نے مواہبِ لدنیہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں بھی لفظ مولیٰ کا شمار کرایا ہے، علامہ زرقانیؒ لکھتے ہیں مولیٰ یعنی سید منعم، مددگار، محب اور یہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ناموں میں سے ہے، اور عنقریب مصنف یعنی علامہ قسطلانیؒ کا استدلال اس نام پر اَنَا اَوْلیٰ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ سے آرہا ہے، اس کے بعد علامہ زرقانیؒ علامہ قسطلانیؒ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی شرح میں کہتے ہیں کہ ولی اور مولیٰ یہ دونوں اللہ کے ناموں میں سے ہیں، اور ان دونوں کے معنی مددگار کے ہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جیسا کہ بخاری نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ، اور بخاری ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ میں اس کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اَولیٰ نہ ہوں، پس جس نے مال چھوڑا ہو وہ اس کے ورثہ کو دیا جائے، اور جس نے قرضہ یا ضائع ہونیوالی چیزیں چھوڑی ہوں وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں علیؓ اس کا مولیٰ ہے، امام ترمذیؒ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو حسن بتایا ہے، انتہیٰ،

علامہ رازیؒ سورۂ محمدؐ کی آیت شریفہ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر یہ اشکال کیا جائے کہ آیتِ بالا اور دوسری آیت شریفہ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ میں کس طرح جمع کیا جائے تو یہ کہا جائے گا کہ مولیٰ کے کئی معنی آتے ہیں، سردار کے، رب کے، مددگار کے، پس جس جگہ یہ کہا گیا ہے کہ کوئی مولیٰ نہیں ہے وہاں یہ مراد ہے کہ کوئی مددگار نہیں، اور جس جگہ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ کہا گیا ہے وہاں ان کا رب اور مالک مراد ہے، انتہیٰ،

صاحبِ جلالین نے سورۂ انعام کی آیت مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ کی تفسیر مالک کیساتھ کی ہے، اس پر صاحب جمل لکھتے ہیں کہ مالک کیساتھ تفسیر اس واسطے کی گئی ہے کہ آیت شریفہ مؤمن اور کافر دونوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے، اور دوسری آیت یعنی سورۂ محمدؐ میں اَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ وارد ہوا ہے، ان دونوں میں جمع اس طرح پر ہے کہ مولیٰ سے مراد پہلی آیت میں مالک، خالق اور

معبود ہو اور دوسری آیت میں مددگار لہٰذا کوئی تعارض نہیں رہا، اس کے علاوہ اور بہت سی وجوہ اس بات پر دال ہیں کہ مولینا جبکہ رب اور مالک کے معنی میں استعمال ہو تو وہ مخصوص ہو اللہ جل شانہٗ کے ساتھ لیکن جب سردار اور اس جیسے دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا نہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ ہر بڑے پر استعمال کیا جا سکتا ہے، اس سے پہلے نمبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلاموں کے بارے میں گزر چکا ہے کہ وہ اپنے آقا کو سیدی و مولائی کے لفظ سے پکارا کریں، ملا علی قاریؒ نے بروایت احمد حضرت زباح سے نقل کیا ہو کہ ایک جماعت حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آئی انھوں نے آکر عرض کیا "السلام علیک یا مولانا" حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمھارا مولیٰ کیسے ہوں تم عرب ہو، انھوں نے عرض کیا ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ "جس کا مولیٰ ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں" جب وہ جماعت جانے لگی تو میں ان کے پیچھے لگا اور میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہو جس میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ بھی ہیں، حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں اس سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کہ مولیٰ کا اطلاق سید کے بہ نسبت اقرب الیٰ عدم الکراہۃ ہو اس لئے کہ سید کا لفظ تو اعلیٰ ہی پر بولا جاتا ہو، لیکن لفظ مولیٰ تو اعلیٰ اور اسفل دونوں پر بولا جاتا ہے، ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؎ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چہارم: آداب میں سے یہ ہو کہ اگر کسی تحریر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے تو وہاں بھی درود شریف لکھنا چاہیے، محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے یہاں اس مسئلہ میں انتہائی تشدد ہے کہ حدیث پاک لکھتے ہوئے کوئی ایسا لفظ نہ کہا جائے جو استاذ سے نہ سنا ہو، حتیٰ کہ اگر کوئی لفظ استاذ سے غلط سنا ہو تو اس کو بھی یہ حضرات نقل میں بعینہٖ اسی طرح لکھنا ضروری سمجھتے ہیں جس طرح استاذ سے سنا ہو، اس کو صحیح کر کے لکھنے کی اجازت نہیں دیتے، اسی طرح اگر توضیح کے طور پر کسی لفظ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اس کو استاذ کے کلام سے ممتاز کر کے لکھنا ضروری سمجھتے ہیں، تاکہ یہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ نے کہا تھا، اس سب کے باوجود جملہ حضرات محدثین اس کی تصریح فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو درود شریف لکھنا چاہیے، اگرچہ استاذ کی کتاب میں نہ ہو، جیسا کہ امام نوویؒ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے، اسی طرح امام نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ضروری ہو یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کے ذکر مبارک کے وقت زبان کو اور انگلیوں کو درود شریف کے ساتھ جمع کرے، یعنی زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے بھی اور اس میں اصل کتاب کا اتباع نہ کرے، اگرچہ بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ اصل کا اتباع کرے، انتہٰی، بہت سی روایاتِ حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں، اگرچہ وہ متکلم فیہ بلکہ بعض کے اوپر موضوع ہونے کا بھی حکم لگایا گیا ہے، لیکن کئی روایات اس قسم کے مضمون کی وارد ہونے پر اور جملہ علماء کا اس پر اتفاق اور اس پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ ان احادیث کی کچھ اصل ضرور ہے،

علامہ سخاویؒ قول بدیع میں لکھتے ہیں کہ جیسا کہ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی لیتے ہوئے زبان سے درود پڑھتا ہے اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی درود شریف لکھا کر کہ تیرے لئے اس میں بہت بڑا ثواب ہے، اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ساتھ علمِ حدیث لکھنے والے کامیاب ہوتے ہیں، علماء نے اس بات کو مستحب بتایا ہے کہ اگر تحریر میں بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار درود شریف لکھے، اور پورا درود لکھے اور کاہلوں اور جاہلوں کی طرح سے صلعم وغیرہ الفاظ کے ساتھ اشارہ پر قناعت نہ کرے، اس کے بعد علامہ سخاویؒ نے اس سلسلہ میں حدیثیں بھی نقل کی ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھے فرشتے اس وقت تک لکھنے والے پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جائے، حضرت ابن عباسؓ سے بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہیگا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا،

علامہ سخاویؒ نے متعدد روایات سے یہ مضمون بھی نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن علماءِ حدیث حاضر ہوں گے اور اُنکے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ حدیث لکھتے تھے) اللہ جل شانہٗ حضرت جبرئیلؑ سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں، وہاں سے ارشاد ہوگا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ، تم میرے نبیؐ پر کثرت سے درود بھیجتے تھے، علامہ نوویؒ تقریب میں اور علامہ سیوطیؒ اس کی

شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ درود شریف کی کتابت کا بھی اہتمام کیا جائے، جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام گزرے اور اس کے بار بار لکھنے سے اُکتاوے نہیں، اس واسطے کہ اس میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں، اور جس نے اس میں تساہل کیا بہت بڑی خیر سے محروم رہ گیا علماء کہتے ہیں کہ حدیث پاک اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نمبر ۵ فصل اول میں گزری ہے اس کے مصداق محدثین ہی ہیں کہ وہ بہت کثرت سے درود شریف پڑھنے والے ہیں، اور علماء نے اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے جو شخص میری او رکسی کتاب میں درود بھیجے ملائکہ اس کیلئے اُس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جبتک میرا نام اس کتاب میں رہے، اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس جگہ اس کا ذکر کرنا مناسب ہے اور اس کی طرف التفات نہ کیا جائے کہ ابن جوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے اس لئے کہ اس کے بہت سے طُرق ہیں جو اُس کو موضوع ہونےسے خارج کردیتے ہیں اور اس کے مقتضی ہیں کہ اس حدیث کی اصل ضرور ہے، اس لئے کہ طبرانیؒ نے اس کو ابو ہریرہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے، اور ابن عدیؒ نے حضرت ابو بکرؓ کی حدیث سے اور اصبہانیؒ نے ابن عباسؓ کی حدیث سے اور ابو نعیمؒ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انتہیٰ۔ صاحب اتحاف نے شرح احیاء میں بھی اس کے طُرق پر کلام کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ حافظ سخاویؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جعفر صادقؒ کے کلام سے موقوفاً نقل کی گئی ہے، ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ یہ زیادہ اقرب ہے، صاحب اتحاف کہتے ہیں کہ طلبہ حدیث کو عجلت اور جلد بازی کی وجہ سے درود شریف کو چھوڑنا نہ چاہیئے ہم نے اس میں بہت مبارک خواب دیکھے ہیں، اس کے بعد پھر انھوں نے کئی خواب اس کے بارے میں نقل کئے ہیں، حضرت سفیان بن عیینہؓ سے نقل کیا ہے کہ میرا ایک دوست تھا وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، میں نے کہا کس عمل پر؟ اس نے کہا کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آتا تھا تو میں اس پر "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا کرتا تھا اس پر میری مغفرت ہوگئی، ابو الحسن میمونیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اُستاذ ابو علیؒ کو خواب میں دیکھا ان کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سونے یا زعفران کے رنگ سے لکھی ہوئی تھی، میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا میں حدیث پاک کے اوپر "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا کرتا، حسن بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انھوں نے مجھ سے

فرمایا کہ کاش تو یہ دیکھتا کہ ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کتابوں میں درود لکھنا کیسا ہمارے سامنے روشن اور منور ہو رہا ہے (بدیع) اور بھی متعدد خواب اس قسم کے ذکر کیے ہیں فصل حکایات میں اس قسم کی چیزیں کثرت سے آئیں گی ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

پنجم: حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں ایک مستقل فصل آداب متفرقہ میں لکھی ہے اگرچہ اس کے متفرق مضامین پہلے گزر چکے ہیں، اہمیت کی وجہ سے ان کو یکجا ذکر کیا جاتا ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں (۱) جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے، یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف ؐ یا صلعم پر اکتفاء نہ کرے (۲) ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا، اور بسبب بخل نام مبارک کیساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا، اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا (۳) شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفاء کرتا تھا، وسلم نہ لکھتا تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے، یعنی وسلم میں چار حروف ہیں، ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب، لہٰذا وسلم میں چالیس نیکیاں ہوئیں، مفصل حکایات میں نمبر ۲۶ پر بھی اس نوع کا ایک قصہ آرہا ہے (۴) درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن و کپڑے کو پاک و صاف رکھے (۵) آپؐ کے نام مبارک سے پہلے لفظ سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے، انتہیٰ، اس اکلہ والے قصہ کو اور چالیس نیکیوں والے قصہ کو علامہ سخاویؒ نے بھی قول بدیع میں ذکر کیا ہے، اسی طرح حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے درود شریف کے متعلق ایک مستقل فصل مسائل کے بارے میں تحریر فرمائی ہے، اس کا اضافہ بھی اس جگہ مناسب ہے حضرتؒ تحریر فرماتے ہیں:

مسئلہ (۱) عمر بھر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے، بوجہ حکم صلوا کے جو شعبان ۲ھ میں نازل ہوا (۲) اگر ایک مجلس میں کئی بار آپؐ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنیوالے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے مگر مفتیٰ بہ یہ ہے کہ ایکبار پڑھنا واجب ہے، پھر مستحب ہے ۔ (۳) نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے (درمختار) (۴) جب خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آوے یا خطیب یہ آیت پڑھے یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے (درمختار) (۵) بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو

نورٌ علیٰ نور ہے (۶) بجز حضرات انبیاء، وحضرات ملائکہ علیٰ جمیعہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف نہ پڑھے، البتہ تبعاً مضائقہ نہیں مثلاً یوں نہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، بلکہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (درمختار) (۷) درمختار میں ہے کہ اسبابِ تجارت کھولنے کے وقت یا ایسے ہی کسی موقع پر یعنی جہاں درود شریف پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنایا جائے درود شریف پڑھنا ممنوع ہے، (۸) درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور بلند آواز کرنا جہل ہے، اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلّا چلّا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابلِ ترک ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

پانچویں فصل

درود شریف کے متعلق حکایات میں !!!

(۱) درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی، لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے، اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے، حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایا میں لکھی ہے جس کو بعینہٖ لکھتا ہوں، اس کے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی اور اس سلسلہ کی بہت سی حکایات اس ناکارہ کے رسالہ "فضائل حج" میں بھی گزر چکی ہیں، حضرت تحریر فرماتے ہیں:۔

(۲) مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مؤمن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا، وہ مؤمن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ کون ہیں؟ آپکی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا، میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا (حاشیہ حصن)، یہ قصہ فصل اوّل کی حدیث نمبر ۱۱ پر بھی گزرا اور اس جگہ اس کے متعلق ایک کلام اور بھی گزرا، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفۂ راشد ہیں،

شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضۂ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

(۳) روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنی رح سے جو امام شافعی رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رح کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لیجائیں، اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا، میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصن)

(۴) مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی رح کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسیٰ ضریر رح بھی تھے، انھوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا، اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی، اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت پہونچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی، اور بعد بَعْدَ الْمَمَاتِ کے اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے وہ درود یہ ہے:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، اور شیخ مجد الدین رح صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے، (فض)

(۵) بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواریری رح سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا، میں نے سبب پوچھا؟ کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھاتا، خدا تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی دل پر گزرا (گلشن جنت)

(۶) دلائل الخیرات کی وجہِ تالیف مشہور ہے، کہ مؤلف کو سفر میں وضو کیلئے پانی کی ضرورت

سلہ ذکرہ السخاوی مختصرا

تھی اور ڈول رسّی کے نہ ہونے سے پریشان تھے، ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک اُبل آیا، مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی، اس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی جس کے بعد انھوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی،

(۷) شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے، اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے،

(۸) ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی، اور انکی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے، جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوف زدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جاکر کیا ہوتا ہے، ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار میں پیش ہے، اور اس پر صاد بن رہے ہیں،

(۹) مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینہ تک خوشبو عطر کی آتی رہی، حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا، فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے، مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے،

(۱۰) ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے، اس سے سببِ حصول اس درجہ کا پوچھا، اس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جب نامِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا تھا، اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا (فص) زاد السعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے، بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی، صحیح یہ ہے کہ ابو زرعہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایا نمبر ۲۹ پر آرہا ہے،

(۱۱) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی، انھوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْہِ، اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں (فص) امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو نمبر ۳۰ پر آرہی ہیں،

(۱۲) شیخ ابن حجر مکی رحؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا، اس سے حال پوچھا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا، اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا، سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا، سو درود کا شمار زیادہ نکلا، حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے، اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ، (فصل) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قول بدیع سے بھی آرہا ہے،

(۱۳) شیخ ابن حجر مکی رحؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا، کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا، ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا، آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں، اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسارہ سامنے کر دیا، آپ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا، بعد اس کے وہ بیدار ہو گیا، تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فصل) یہ واقعہ نمبر ۳۸ پر تفصیل سے آرہا ہے،

(۱۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں، حضرت آدمؑ نے اُن پر ہاتھ بڑھانا چاہا، ملائکہ نے کہا صبر کرو، جب تک نکاح نہ ہو جائے، اور مہر ادا نہ کر دو، انھوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا، کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود شریف پڑھنا، اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے، یہ واقعات زاد السعید میں نقل کئے ہیں، ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے، اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں، جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے، جو زاد السعید کے قصوں پر اضافہ ہے ؎

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۵) علامہ سخاوی رحؒ لکھتے ہیں کہ رشید عطار رحؒ نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید خیاط تھا، وہ بہت یکسو رہتے تھے، لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے، اس کے بعد انھوں نے ابن رشیق رحؒ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے، لوگوں کو اس پر تعجب ہوا، لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اُن کی مجلس میں جایا کرو اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۶) ابو العباس احمد بن منصورؒ کا جب انتقال ہو گیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے انکو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں، اور اُن پر ایک جوڑا ہے، اور سر پر ایک تاج ہے، جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے، خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا، انھوں نے کہا اللہ جل شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا، اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرتِ درود کی وجہ سے ہے (قول بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۷) صوفیاء میں سے ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پروا اور بیباک تھا یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا، مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا، اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے میری مغفرت فرمادی، میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی؟ اُس نے کہا کہ میں ایک محدثؒ کی خدمت میں حدیث نقل کر رہا تھا، استاذ نے درود شریف پڑھا، میں نے بھی ان کے ساتھ بہت آواز سے درود پڑھا، میری آواز سُن کر سب مجلس والوں نے درود پڑھا حق تعالیٰ شانہٗ نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قول بدیع) نزہۃ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گنہگار تھا، میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا، مگر وہ نہیں کرتا تھا، جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہونچ گیا؟ اس نے کہا میں ایک محدثؒ کی مجلس میں تھا انھوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور سے درود پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہی، میں نے آواز سے درود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا، اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہو گئی، اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا، بہت گنہگار، ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا، اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی، میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا، میں توبہ کو

کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا، جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا، بڑے اعزاز و اکرام میں تھا، میں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اوپر والا قصہ محدث کا ذکر کیا ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۸) ابوالحسن بغدادی دارمیؒ کہتے ہیں کہ انھوں نے ابو عبد اللہ بن حامد کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا کہ کیا گذری؟ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا، انھوں نے ان سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہوجاؤں، انھوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھا اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ، انھوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے، تو انھوں نے کہا کہ پھر تو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کر، دارمیؒ کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع) ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۹) ایک صاحب نے ابو حفص کاغذیؒ کو اُن کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا، ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا، انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا، انھوں کہا یہ کیا ہوا؟ انھوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا، انھوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا، تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا، تو میرے مولیٰ جلّ جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو، اور اس کو میری جنت میں لیجاؤ (بدیع) یہ قصہ نمبر ۱۲ پر ابن حجر مکیؒ سے مختصر گزرچکا ۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲۰) علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا، جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینکدیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں، میں نے اس شخص کی مغفرت کردی، حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا،

اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اس نے اُن پر درود پڑھا تھا، تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی (بدیع)

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں، نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ درود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں، اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے، یہ مالک کے قبول کرلینے پر ہے وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت ایک دفعہ کا کلمۂ طیبہ قبول کرلے جیساکہ فصل اوّل کی حدیث ۱۱ میں حدیث البطاقہ میں گزر چکا ہے، تو اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں؛ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ، اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے، ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کی تو مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک و کافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اس کے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے"، اس لئے ان قصّوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصّوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کو کسی کا ایک دفعہ کا درود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کردے با اختیار ہے، ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں، وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کردے تو کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے، اسی طرح اللہ جل شانہٗ اگر کسی کو محض اپنے لطف و کرم سے بخش دے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے، اِن قصّوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے، اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے، نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبّت کا پڑھا ہوا پسند آجائے، ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے ؎

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں ؛ گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۲۱) ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی، انھوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں، انھوں نے کہا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت (بدیع) ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے، اس کے بدقہ

کے لئے درود شریف بہترین چیز ہی، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیرِ اعظم ہے ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا کیا گذری؟ اس نے کہا، شبلی! بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے، کیا میں اسلام پر نہیں مرا، مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دُنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے، جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا، اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی، اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتادیئے، میں نے فوراً کہدیئے، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں؟ انھوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورت میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں متمثل ہوتے ہیں، "فضائلِ صدقات" حصّہ دوم میں مُردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میّت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہوجاتے ہیں، اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں، اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہوجاتا ہی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ٭ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

حضرت عبد اللہ بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات ایک عجیب منظر دیکھا، کہ ایک شخص ہے وہ پلصراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہی، کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے، کبھی کسی چیز میں

اٹک جاتا ہے اتنے میں مجھ پر درود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اس نے اس کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پُل صراط سے گذر گیا (بدیع عن الطبرانی وغیرہ) ف

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۴) حضرت سفیان بن عیینہ رضؓ حضرت خلف سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا، اس کا انتقال ہو گیا، میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے، میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اس نے کہا حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا، لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو (بدیع) ف

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۵) ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا، لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھتا تھا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا، (اس کے بعد انھوں نے درود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے، جب میرا نام آیا کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر (بدیع) ف

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۲۶) انہی ابو سلیمان حرانیؒ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، آپؐ نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درود بھی پڑھتا ہے تو پھر وَسَلَّمَ کیوں نہیں کہا کرتا یہ چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، تو تو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع) فصل چہارم کے اخیر میں آداب کے سلسلہ میں زاد السعید سے بھی اس نوع کا ایک قصہ گذر چکا ف

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۷) ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو حدیث کے خدمت گاروں میں ہوں، اہلِ سنت سے ہوں، مسافر ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا، اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے لگا (بدیع) ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۸) ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کیساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی، میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انھوں نے فرمایا کہ میں ہر حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا (بدیع) ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۲۹) جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدّث) حضرت ابو زرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں، اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، اور جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ و سلام لکھتا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع)، اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہو گیا، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے، پھر جہ جائے کہ ایک کروڑ ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۳۰) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایک دو قصے زاد السعید سے بھی گذر چکے ہیں، حضرت موصوفؒ کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں، علامہ سخاویؒ "قول بدیع" میں عبداللہ بن عبدالحکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں

دیکھا، میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کیسا کیا معاملہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی، اور میرے لئے جنّت ایسی مُزیّن کی گئی جیسا کہ دُلہن کو مُزیّن کیا جاتا ہے، اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دُلہن پر بکھیر کی جاتی ہے ارشادی میں دُلہا اور دُلہنوں پر روپے پیسے نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے، میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ، ہے، جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحبؒ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا، نمیریؒ وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے اُن کے خواب کا قصّہ اس طرح نقل کیا ہے، کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انھوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ،

بیہقیؒ نے ابو الحسن شافعیؒ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ، آپؐ کی طرف سے ان کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے،

ابن بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپؐ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپؐ کے دادا ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے، وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپؐ نے کوئی خصوصی اکرام اُن کے لئے فرمایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اکرام اُن پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا میرے اوپر درود ایسے الفاظ

کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کیساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا الفاظ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

(۳۱) ابو القاسم مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کیا کرتے تھے، خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نور کا ستون ہے، جو اتنا اونچا ہے کہ آسمان تک پہونچ گیا، کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے؟ تو یہ بتایا گیا کہ وہ درود شریف ہی جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

(۳۲) ابو اسحٰق نہشلؒ کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ط میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی، اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیماً کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے) علامہ سخاویؒ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ اُن کو مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انھوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمٖ

(۳۳) حسن بن موسیٰ الحضرمیؒ جو ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں کہتے ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود لکھنے میں چوک ہوجاتی تھی، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہی تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتا، جیسا کہ ابو عمرو طبریؒ لکھتے ہیں میری آنکھ کھلی تو مجھ پر گھبراہٹ سوار تھی، میں نے اسی وقت عہد کیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھوں گا (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۴) ابو علی حسن بن علی عطارؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا وہ آپؐ کے پاک نام کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا کرتے تھے، میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں اپنی نو عمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر درود نہیں لکھا کرتا تھا میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے سلام عرض کیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا، میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپؐ نے اُدھر سے بھی منہ پھیر لیا میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا، اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں (بدیع) ص

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۳۵) ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا، جو بہت زیادہ مالدار تھا، اس کا انتقال ہوا، اس کے دو بیٹے تھے، میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا، لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے، ایک ایک دونوں نے لے لیا، تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا کر لیں، چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا، بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے، اور یہ سارا مال میرے حصے میں لگا دے، چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا، بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا، اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے، وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا، ان کی زیارت کرتا، اور درود شریف پڑھتا، تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا، اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا، جب اُس چھوٹے بھائی

کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعاء کیا کرے (بدیع) نزہۃ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اس میں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا، بعد میں فقیر ہو گیا تو اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی، آپؐ نے خواب میں فرمایا او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا، اور وہ جب اُن کو دیکھتا ہے مجھ پر درود بھیجتا ہے، اللہ جل شانہٗ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا، جب اس کی آنکھ کھلی تو آ کر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہو گیا فقط

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۶) ایک عورت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا، میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں، حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ، اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا، اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ، اس نے ایسا ہی کیا، اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے، تارکول کا لباس اس پر ہے، دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں، اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں، وہ صبح کو اٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی، حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر، شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے، اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے، اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے، اور اس پر ایک نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے، وہ کہنے لگی، حسن تم نے مجھے بھی پہچانا، میں نے کہا نہیں، میں نے تو نہیں پہچانا، کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا، (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی، میں نے پوچھا، پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا، صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا،

انھوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو بھیجا دیا، اُن کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے، اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رُتبہ نصیب ہوا (بدیع)

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے، کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گنہگار تھا، اس کی ماں بار بار اس کو نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا، اسی حال میں وہ مَر گیا، اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مَرا، اس کو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے، اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا، اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا، ایک زمانہ کے بعد اس نے دوبارہ خواب میں دیکھا...... تو بہت اچھی حالت میں تھا، نہایت خوش و خرم، ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوگیا؟ اُس نے کہا کہ ایک بہت بڑا گنہگار شخص اس قبرستان پر کو گزرا، قبروں کو دیکھکر اس کو کچھ عبرت ہوئی، وہ اپنی حالت پر رونے لگا، اور سچے دل سے توبہ کی، اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اُس قبرستان والوں کو بخشا جس میں میں تھا، اس میں سے جو حصہ مجھے ملا اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو، میری اماں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود دلوں کا نور ہے، گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مُردہ دونوں کے لئے رحمت ہے ۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۷) حضرت کعب احبارؓ جو توراۃ کے بہت بڑے عالم ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی، کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنار کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں، اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں، اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا، اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی، حضرت موسیٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں، ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر (بدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۳۸) محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا

یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کیلئے لیٹتا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا، ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کرکے سو گیا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہوگیا، آپ میری طرف کو تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا، مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا، میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی، میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی، تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی (بدیع) ؎

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۳۹) محمد بن مالکؒ کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تا کہ قاری ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس کچھ پڑھوں، ہم لوگوں کی ایک جماعت اُن کی خدمت میں حاضر تھی اور قرات ہو رہی تھی، اتنے میں ایک بڑے میاں ان کی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا، ایک پرانا کرتا تھا، ایک پرانی سی چادر تھی، ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے، اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی اہل و عیال کی خیریت پوچھی، ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی، شیخ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ میں اُن کا حال سُن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج و غم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اتنا رنج کیوں ہے، علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اسکو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود نہ پڑھ لے، اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آ گیا تو وہاں چلا گیا، اور وہاں سے آنے کے بعد تو نے اس مقدار کو پورا کیا، یہ بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نو مولود کے والد کو سو دینار (اشرفیاں) دیدے تاکہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کرلے، قاری ابوبکرؒ اٹھے، اور ان بڑے میاں نو مولود کے والد کو ساتھ لیا، اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے، قاری ابوبکرؒ نے وزیر سے کہا

ان بڑے میاں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے پاس بھیجا ہے، وزیر کھڑے ہوگئے، اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا، اور قصہ پوچھا، شیخ ابوبکرؒ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سے سو دینار اس نومولود کے والد کو دیئے، اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابوبکرؒ کو دے، شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا، وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوش خبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلے میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی، اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انھوں نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴۰) عبد الرحیم بن عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی، اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہوگیا، میں نے رات بہت بےچینی میں گذاری، میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا، میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا (بدیع) ؎

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(۴۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلانؒ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے،

اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا، بہت طویل خواب ہے، جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی، اور میں اللہ کے اور اس کے رسول پاک کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں، پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خوبیوں کیساتھ کرتا رہا کر اور دل اور زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر، اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے، اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے، (بدیع) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ٥

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۲) علامہ سخاویؒ ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاھدؒ کھڑے ہوگئے، ان سے معانقہ کیا۔ اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار! آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں، حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا پھر انھوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ط آخر سورۃ تک پڑھتا ہے، اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیتِ شریفہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے، ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انھوں نے یہی بتایا،

ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے، ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے، ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے، ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا، انھوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے اُنکے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے کھڑے ہوگئے، انھوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں، اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا، ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمھارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے، جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ، شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ الآیۃ اور اسی برس سے اس کا یہ معمول ہے (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۳) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا، ایک شخص میرا رفیقِ سفر ہوگیا، وہ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا، میں نے اس سے اس کثرتِ درود کا سبب پوچھا اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے، جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سوگئے، میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اُٹھ تیرا باپ مرگیا، اور اس کا منہ کالا ہوگیا، میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہوچکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا، مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے بڑے ڈنڈے تھے، مسلط ہیں، اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرے والے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انھوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا

اور اپنے دستِ مبارک کو مِیرے باپ کے مُنہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اُٹھ اللہ تعالیٰ نے تیری باپ کے چہرے کو سفید کر دیا، میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میرا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، اس کے بعد سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا

نزہۃ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے، راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا، اور اس کا منہ (مُنہ وغیرہ) سُوَر جیسا ہو گیا، وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دُعاء اور عاجزی کی، اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سُود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، اس لئے کہ جب یہ آپؐ کا ذکرِ مبارک سنتا تو درود بھیجا کرتا تھا، آپؐ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی صورت پر لوٹا دیا گیا،

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے، وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے، اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا، میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ! اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا میں سُفیان ثوریؒ ہوں، اس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانے کا یگانہ نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا، پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جارہے تھے ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا، میں علاج کا اہتمام کر رہا کہ ایک دم انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا، میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا، اور اِنّا لِلّٰہ پڑھی، اور کپڑے سے اُن کا مُنہ ڈھک دیا، اتنے میں میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہتر خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھائے چلے آرہے ہیں، انھوں نے میرے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا، وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا، اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا، وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا؟ میں محمد بن عبد اللہ ہوں صاحبِ قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا

گناہگار تھا، لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا، جب اس پر یہ مصیبت آئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے،

یَا مَنْ یُّجِیْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِی الظُّلَمِ ① یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰی مَعَ السَّقَمِ

شَفِّعْ نَبِیَّکَ فِیْ ذُلِّیْ وَمَسْکَنَتِیْ ② وَاسْتُرْ فَاِنَّکَ ذُوْ فَضْلٍ وَّذُوْ کَرَمِ

وَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَسَامِحْنِیْ بِهَا کَرَمًا ③ تَفَضُّلًا مِّنْکَ یَا ذَا الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ

اِنْ لَّمْ تُغِثْنِیْ بِعَفْوٍ مِّنْکَ یَا اَمَلِیْ ④ وَاخَجْلَتِیْ وَاحَیَائِیْ مِنْکَ وَانَدَمِیْ

یَارَبِّ صَلِّ عَلَی الْهَادِی الْبَشِیْرِ وَمَنْ ⑤ لَّهُ الشَّفَاعَةُ فِی الْعَاصِیْ اَخِی النَّدَمِ

یَارَبِّ صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ ⑥ اَزْکَی الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَمَنْ ⑦ سَادَ الْقَبَائِلَ فِی الْاَنْسَابِ وَالشِّیَمِ

صَلّٰی عَلَیْهِ الَّذِیْ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً ⑧ عُلْیَاءَ اِذْ کَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَمِ

صَلّٰی عَلَیْهِ الَّذِیْ اَمْلَاهُ مَرْتَبَةً ⑨ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

صَلّٰی عَلَیْهِ صَلٰوةً لَّا انْقِطَاعَ لَهَا ⑩ مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلٰی صَحْبٍ وَّذِیْ رَحِمِ

ترجمہ ① اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے، اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو، بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنیوالا ہے ② اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما، بیشک تو احسان اور کرم والا ہے ③ میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے ④ اے میری امیدگاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی، کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی ⑤ اے میرے رب درود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کیلئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق میں ⑥ اے رب درود بھیج اس شخص پر جو قبیلۂ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی سب سے افضل ہے ⑦ اے رب درود بھیجئے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہو اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی، ⑧ جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درود بھی بھیجے، بیشک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل ⑨ وہی پاک ذات

اس پر درود بھیج جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے (۱۰) اس کا مولیٰ اس پر ایسا درود بھیجے جو کبھی ختم ہونیوالا نہ ہو اس کے بعد اس کے صحابہ پر درود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر (روض الفائق)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۴) نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے، (انکی نزع کی حالت تھی) ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی پارہی ہے؟ انھوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہورہا ہے اس لئے کہ میں نے علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۵) نزہۃ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحا میں سے ایک صاحب کو حبس بول ہو گیا، انھوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین بن رسلان ؒ کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا، اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی، انھوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کہاں غافل ہے یہ درود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ، خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۶) حافظ ابو نعیم ؒ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جارہا تھا، میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اُس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری، اس نے کہا کیا عراق والے سفیان ؒ؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے، میں نے کہا ہاں ہے، اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے، دن سے رات نکالتا ہے، ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے، اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں پھر اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے، اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے

میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہی جو میرے کام کو انجام دیتی ہے، میں نے پوچھا یہ تیرا درود کیا چیز ہی؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا، میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہوگیا اور اس کا پیٹ پھول گیا، جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے، اس سے میں نے اللہ جل شانہٗ کی طرف دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا، اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہوگیا، اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپؐ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپؐ نے دُور کیا، انھوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیّت کیجئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھا کر (نزہۃ) ص

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؛ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

(۴۷) صاحب احیاء نے لکھا ہی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان، ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپؐ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا اور آپؐ اس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپؐ کے فراق سے رونے لگا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہی) یارسول اللہؐ! آپؐ کی اُمّت آپؐ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہی بہ نسبت اس تنے کے (یعنی اُمّت اپنے سکون کیلئے توجّہ کی زیادہ محتاج ہے) یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ، جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ، "اللہ تعالیٰ تمھیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں" یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپؐ کا علوِشان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانے کے اعتبار سے آخر میں

آ۔ لیکن انبیاء کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا، چنانچہ ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِیْمَ (الآیۃ) یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اسکی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اگر حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ جل شانہ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکال دیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کر دیا (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ مشہور ہے) یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہوا صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ آپ کا بُراق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لیجائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درود بھیجے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، اگر حضرت عیسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مُردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں اس لئے کہ مجھ میں زہر ملا دیا گیا ہے، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کیلئے یہ ارشاد فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا "اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ، اگر آپ بھی ہمارے لئے بد دعاء کر دیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا، بیشک کافروں نے آپ کی پشتِ مبارک کو روندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھدیا تھا اور غزوۂ احد میں) آپ کے چہرۂ مبارک کو خون آلود کیا آپ کے دندانِ مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بد دعاء کے یوں ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ "اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں" (جاہل ہیں) یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے حصہ میں (کہ نبوت کے بعد تیئیس ۲۳ ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس)

یں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہؓ تھے، اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے اور حاضر نہ ہو سکے اُن کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپؐ پر ایمان لانیوالوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ میں ہے رَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہان کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانیوالے بہت تھوڑے ہیں (قرآن پاک میں ہے وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ) یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! اگر آپؐ اپنے ہم جنسوں ہی کیساتھ نشست و برخواست فرماتے تو آپؐ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے، اور اگر آپؐ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہو سکتا تھا، اور اگر آپؐ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے، بیشک آپؐ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا، ہماری عورتوں سے نکاح کیا، ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا، بالوں کے کپڑے پہنے (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دسترخوان بچھاکر) کھانا کھایا، اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو زبان سے چاٹا، اور یہ سب امور آپؐ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اللہ تعالیٰ ہی آپؐ پر درود و سلام بھیجے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۞ عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۴۸) نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواصؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدتِ پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا، کسی نے میرے مُنہ پر پانی چھڑکا، میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مرد حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا، اس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو، تھوڑی دیر گذری تھی کہ اس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو، میں نے کہا یہ مدینہ ہے، اس نے کہا اُتر جاؤ میرا سلام حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپؐ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے، شیخ ابوالخیر اقطعؒ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا، پانچ دن وہاں قیام کیا، کچھ مجھکو ذوق و لطف حاصل نہ ہوا، میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا، اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا، اور عرض کیا اے رسول اللہؐ!

آج میں آپ کا مہمان ہوں، پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا، خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت ابوبکرؓ آپ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ کے آگے تھے، حضرت علیؓ نے مجھ کو ہلایا اور فرمایا کہ اُٹھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، میں اٹھا، اور حضرتؐ کی دونوں آنکھوں کے درمیان چوما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی، یہ شیخ ابوالخیر کا قصہ علامہ سخاوی رحؒ نے قولِ بدیع میں بھی نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا، قولِ بدیع کے الفاظ یہ ہیں اَقَمْتُ خَمْسَةَ اَیَّامٍ مَاذُقْتُ ذَوَاقًا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دنوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی " ذوق وشوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے، اس ناکارہ کے رسالہ "فضائلِ حج" کے زیارتِ مدینہ کے قصوں میں نمبر ۸ پر بھی یہ قصہ گذر چکا ہے، اور اس میں اسی نوع کا ایک قصہ نمبر ۲۳ پر ابن الجلاء کا بھی وفاء الوفاء سے گذر چکا ہے، اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آچکے ہیں، جو وفاء الوفاء میں کثرت سے ذکر کئے گئے ہیں،

ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسندِ ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ "حرزِ ثمین فی مبشرات النبی الامین" جس میں انھوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں، اس میں نمبر ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی، (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہٗ سے دُعاء کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس آسمان سے اُتری، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی بھی گویا اللہ جل شانہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں،

نمبر ۱۳ پر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا، خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا، یعنی میں نے توجہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جاتے، اھ، اور جب اکابر صوفیہ کی توجہات معروف و متواتر ہیں تو پھر سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کا کیا پوچھنا

حضرت شاہ صاحبؒ نمبر ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے؟ اس کے بعد شفاء کی بشارت عطا فرمائی، اور اپنی داڑھی مبارک میں سے ۲ دو بال مرحمت فرمائے، مجھے اسی وقت صحت ہوگئی، اور جب میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے، حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان ۲ دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا،

اسی طرح شاہ صاحبؒ نمبر ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابتداء طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں، مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں، میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی، حضرات شیخینؓ وغیرہ تشریف فرما تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اَلْہَدِیَّۃُ مُشْتَرَکَۃٌ" میں نے وہ روٹی اُن کے سامنے کردی، انھوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑلیا، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا "الہدیۃ مشترکۃ" میں نے وہ روٹی اُن کے سامنے کردی انھوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑلیا، پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا "الہدیۃ مشترکۃ" میں نے عرض کیا کہ اگر یہی "الہدیۃ مشترکۃ" رہا تو یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہوجائے گی، مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا، حرز ثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے، لیکن حضرتؒ کی دوسری کتاب انفاس العارفین میں کچھ اور بھی تفصیل ہے، وہ یہ کہ میں نے سونے سے اُٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ کہ حضرات شیخینؓ کے کہنے پر تو میں نے روٹی اُن کے سامنے کردی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کردیا، میرے ذہن میں اس کی وجہ یہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے، اس لئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جرأت نہیں ہوئی، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلۂ سلوک ملتا تھا نہ سلسلۂ نسب، اس لئے وہاں بولنے کی جرأت ہوگئی، فقط، یہ حدیث "الہدیۃ مشترکۃ" والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے، اور اس کے متعلق اپنے رسالہ فضائل حج کے ختم پر بھی ۲ دو قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا اور دوسرا قصہ

حضرت امام ابو یوسف رحؒ فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا، اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ اَجْوَدُ النَّاسِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمُ کی اُمت پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں،

حضرت شاہ صاحبؒ اپنے رسالہ حرز ثمین میں نمبر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کر رہے تھے، نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اٹھانی پڑی، اسی حالت میں مجھے اُونگھ آگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی اھ

ان قصوں میں کچھ تردد نہ کرنا چاہئے، اس لئے کہ احادیث صومِ وصال میں اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے) میں اُن چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے، اگر کسی خوش نصیب کو بھی یہ کرامت حاصل ہو جائے تو کوئی مانع نہیں، اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامتِ اولیاء حق ہے، قرآن پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْہَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَھَا رِزْقًا الآیۃ وارد ہے، یعنی جب بھی حضرت زکریا انکے پاس تشریف لیجاتے تو انکے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں، وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں، درمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی، اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل ۵

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ؎ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کونسا افضل ہے؟ دن نے اپنی فضیلت کے لئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت ہے جس میں آدمی جو مانگے وہ

ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہی) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے اور میرے ساتھ تیقظ اور چوکنا پن ہی، اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہی اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کر دیتا ہے، رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہی تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں، اہل تہجد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنیوالوں کے قلوب ہیں تو ان عاشقوں کے مشرب تک کہاں پہونچ سکتا ہی، جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں، تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے، تو اللہ جل شانہٗ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسول سے فرمایا، وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ کہ رات کو تہجد پڑھیے جو بطور نافلہ کے ہی آپ کیلئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا، میرے اندر لیلۃ القدر ہی جس میں مالک کی نہ معلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں، اللہ کا پاک ارشاد ہی کہ وہ ہر رات کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہی مانگنے والا جس کو دوں، کوئی ہے توبہ کرنیوالا جس کی توبہ قبول کروں، کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں، يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا، کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، پاک ہی وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، فقط،

یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور بڑی خصوصیت رکھتا ہی، قاضی عیاض شفاء میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہی اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے، اللہ جل شانہٗ سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی زیارت، انبیاء کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف بری لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر کی، یہ معراج کا قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے، اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہی یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات ہیں، اس قصہ کو صاحب قصیدہ بردہ نے مختصراً لکھا ہی، اور جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے، اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے :-

مِنَ الْقَصِیْدَہ

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ ① كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

"آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجدِ اقصیٰ تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہی) ایسے (ظاہر و باہر تیز رو کمال نورانیت وارتفاعِ کدورت کیساتھ) تشریف لیگئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کیساتھ جاتا ہے"

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً ② مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

"اور آپنے بحالتِ ترقی رات گزاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا قربِ الٰہی حاصل کیا جس پر مقربانِ درگاہِ خداوندی میں کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا بلکہ اس مرتبہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا"

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاۤءِ بِهَا ③ وَالرُّسْلُ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمٍ

"اور آپکو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے"

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ ④ فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

"اور (منجملہ آپکی ترقیات کے یہ امر ہی کہ) آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہیں ایسے لشکرِ ملائکہ میں (جو بلحاظ آپکی عظمت و شان و تالیفِ قلبِ مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحبِ علم آپ ہی تھے"

حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ ⑤ مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

"آپ رتبۂ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے یہانتک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالبِ رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو"

خَفَضْتَ كُلَّ مَكَانٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ ⑥ نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

"(جس وقت آپکی ترقیات نہایت درجہ کو پہونچ گئیں تو آپ نے ہر مقام انبیاء کو (یا ہر صاحب مقام کو) بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالیٰ سے عنایت ہوا پست کردیا، جبکہ آپ ادن (یعنی قریب آجا) کہکر واسطے ترقی مرتبہ کے مثال و یکتا و نامور شخص کے پکاری گئے"

كَيْمَا تَفُوزُ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ ⑦ عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتَمِ

"یہ ندا یا محمدؐ کی اس لئے تھی تاکہ وہ وصل آپ کو حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی، اور تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔" (عطر الورد)

ے يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

یہاں تک تو حضرتؒ نے قصیدۂ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الورد جو قصیدۂ بردہ کی اردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہٗ کے والد ماجد حضرت مولانا ذو الفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا، اس کے بعد آخری شعر یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارتِ ذیل کا اضافہ کیا ہے

ے وَلْنَخْتِمِ الْكَلَامَ عَلَى وَقْعَةِ الْإِسْرَاءِ ؛ بِالصَّلٰوةِ عَلَى سَيِّدِ أَهْلِ الْاِصْطِفَاءِ
وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَهْلِ الْاِجْتِبَاءِ ؛ مَادَامَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ

ترجمہ "ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصہ پر کلام کو درود شریف کیساتھ اس ذات پر جو سردار ہیں سارے برگزیدہ لوگوں کی اور ان کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں"

ے يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ؛ عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۵۰) اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے، اس رسالہ فضائلِ درود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھیو، لیکن قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی، البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے میں دو خوابوں کے درمیان میں اس لئے کہ اُسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا یہ خیال آیا کہ اس کا مصداق مولانا جامی نور اللہ مرقدہٗ کی وہ مشہور نعت ہے، جو "یوسف زلیخا" کے شروع میں ہے، جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی، گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی، اسی وقت اُن کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ بھی سُنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا، قصہ یہ سُنا تھا کہ

مولانا جامی نور اللہ مرقدہٗ و اعلی اللہ مراتبہٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کیلئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضۂ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے، جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیرِ مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں، امیرِ مکہ نے ممانعت کر دی، مگر ان پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے، امیرِ مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو، امیر نے آدمی دوڑائے، اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، اُن پر سختی کی، اور جیل خانہ میں ڈال دیا، اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں، جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے، اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا، اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا، اور بہت اعزاز و اکرام کیا گیا،

اس قصہ کے سننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردد نہیں، لیکن اس وقت اپنی ضعفِ بینائی اور امراض کی وجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری ہے، ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرمادیں، اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا، اور اب تک یہی ذہن میں ہے، اور اس میں کوئی استبعاد نہیں، سید احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا قصہ مشہور ہے، کہ جب سنہ ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے، اور قبرِ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انھوں نے اس کو چوما، اس ناکارہ کے رسالہ "فضائلِ حج" کے حکایاتِ زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطیؒ کی کتاب الحاوی سے گزر چکا ہے، اور بھی متعدد قصے اس میں روضۂ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں، بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدۂ بردہ ہے، اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اس سے بسلسلۂ معراج نقل کر دیئے اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتوی نور اللہ مرقدہٗ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے، اس لئے

خیال ہو کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولانا نانوتوی نور اللہ مرقدہٗ کے ..... قصائدِ قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کردوں اور انہی پر اس رسالہ کو ختم کردوں؛ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ،

مولانا جامیؒ کا قصیدہ فارسی میں ہو، اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فارسی سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں، اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے جلیل القدر خلفاء میں ہیں جس کی وجہ سے عشقِ نبویؐ کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے، اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرمادیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو، مولانا نے اس کو قبول فرمالیا، اس لئے ان اشعار کے بعد ان کا ترجمہ بھی پیش کردیا جائے گا اور اس کے بعد قصائد قاسمیؒ کے چند اشعار لکھ دیئے جائیں گے،

مثنوی مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

زمہجوری برآمد جانِ عالم	۱	ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی	۲	زمحروماں چرا غافل نشینی
زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	۳	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سراز بُردِ یمانی	۴	کہ روئے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہ مارا روز گرداں	۵	زرُویت روزِ ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ	۶	بسر بربند کافوری عمامہ
فرود آویز از سر گیسواں را	۷	فگن سایہ بپا سروِ رواں را
ادیمِ طائفی نعلین پاکن	۸	شراک از رشتۂ جانہائے ماکن
جہانے دیدہ کردہ فرشِ رہ اند	۹	چو فرشِ اقبالِ پابوسِ تو خواہند
زحجرہ پائے در صحنِ حرم نہ	۱۰	بفرقِ خاکِ رہ بوساں قدم نہ
بدہ دستی زپا اُفتادگاں را	۱۱	بکن دلداریئے دل دادگاں را
اگرچہ غرقِ دریائے گناہیم	۱۲	فتادہ خشک لب برخاکِ راہیم
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے	۱۳	کنی برحالِ لب خشکاں نگاہے

خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدیم (۱۴) بدیدہ گردِ کویت را کشیدیم
بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم (۱۵) چراغت را زِجاں پروانہ کردیم
بگردِ روضہات گشتیم گستاخ (۱۶) دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
زدیم از اشکِ ابرِ چشمِ بےخواب (۱۷) حریمِ آستانِ روضہات آب
گہے رفتیم زاں ساحت غبارے (۱۸) گہے چیدیم زو خاشاک و خارے
ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم (۱۹) وزیں بر ریشِ دل مرہم نہادیم
بسوئے منبرت رہ برگرفتیم (۲۰) زچہرہ پایہ اش در زر گرفتیم
زمحرابت بسجدہ کام جستیم (۲۱) قدم گاہت بخونِ دیدہ شستیم
بپائے ہر ستوں قد راست کردیم (۲۲) مقامِ راستاں درخواست کردیم
زداغِ آرزویت با دلِ خوش (۲۳) زدیم از دل بہر قندیل آتش
کنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است (۲۴) بحمد اللہ کہ جاں آں جا مقیم است
بخود درماندہ ام از نفسِ خود رائے (۲۵) ببیں درماندۂ چندیں بہ بخشائے
اگر نبود چو لطفت دست یارے (۲۶) زدستِ ما نیاید ہیچ کارے
قضا می افگند از راہِ مارا (۲۷) خدارا از خدا درخواہ مارا
کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے (۲۸) دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے
چو ہولِ روزِ رستاخیز خیزد (۲۹) باتشِ آبرو تے ما نہ ریزد
کند با ایں ہمہ گمراہیِ ما (۳۰) ترا اذنِ شفاعت خواہیِ ما
چو چوگاں سر فگندہ آوری روئے (۳۱) بمیدانِ شفاعت امتی گوئے
بحسنِ اہتمامت کارِ جامیؒ
(۳۲) طفیلِ دیگراں یابد تمامی (۴)

ترجمہ

(از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر علوم خلیفہ مجاز بیعت از حکیم الامت حضرت مولانا الحاج اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ)

(۱) آپؐ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے اے رسولِ خدا

نگاہِ کرم فرمائیے، اے ختم المرسلین رحم فرمائیے (۲) آپؐ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامانِ قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں (۳) اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی و سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خوابِ نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجانِ ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے ؎ اے بسرا پردۂ یثرب بخواب ؛ خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب،
(۴) آپؐ سرِ مبارک کو یمنی چادر و نیز کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپؐ کا رُوئے انور صبحِ زندگانی ہے،
(۵) ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے، اور اپنے جمالِ جہاں آراء سے ہمارے دن کو فیروزمندی و کامیابی عطا کر دیجئے (۶) جسمِ اطہر پر حسبِ عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیبِ سر فرمائیے (۷) اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سرِ مبارک سے لٹکا دیجئے تاکہ اُن کا سایہ آپؐ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامتِ اطہر و جسمِ انور کا سایہ نہ تھا، لہٰذا گیسوئے مشکوں کا سایہ ڈالئے) (۸) حسبِ دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے اور ان کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتۂ جاں سے بنائیے (۹) تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرشِ راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرشِ زمین کی طرح آپکی قدمبوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے (۱۰) حجرۂ شریف یعنی گنبدِ خضرا سے باہر آکر صحنِ حرم میں تشریف رکھتے راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے (۱۱) عاجزوں کی دستگیری بیکسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دل جوئی و دلداری کیجئے (۱۲) اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتاپا غرق ہیں لیکن آپؐ کی راہِ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں،
(۱۳) آپؐ ابرِ رحمت ہیں شایانِ شانِ گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہِ کرم بھی ڈالی جائے،

نوٹ: اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامیؒ یہاں سے زمانۂ گزشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں، اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کیلئے تمنّا فرما رہے ہیں حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کا رجحان اسی طرف ہے، اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی (مترجم)
(۱۴) ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردِ راہ سے آپ کی خدمتِ گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپؐ کے کوچۂ مبارک کی خاک کا سُرمہ لگاتے ؎

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم ؛ خاکِ درِ رسولؐ کا سُرمہ لگائیں ہم

(۱۵) مسجدِ نبویؐ میں دوگانہ شکر ادا کرتے، سجدۂ شکر بجالاتے، روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جانِ حزیں کو پروانہ بناتے (۱۶) آپؐ کے روضۂ اطہر اور گنبدِ خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صدجہائے عشق اور وفورِ شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا (۱۷) حریمِ قدس اور روضۂ پُرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے (۱۸) کبھی صحنِ حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس و خاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے (۱۹) گو گرد و غبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے مگر ہم اس سے مردمکِ چشم کیلئے سامانِ روشنی مہیا کرتے اور گو خس و خاشاک زخموں کیلئے مضر ہے، مگر ہم اس کو جراحتِ دل کے لئے مرہم بناتے، (۲۰) آپؐ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرہ سے مَل مَل کر زرین و طلائی بناتے (۲۱) آپؐ کے مصلّائے مبارک و محراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلّی میں جس جائے مقدس پر آپکے قدمِ مبارک ہوتے تھے اس کو شوق کے اشکِ خونیں سے دھوتے (۲۲) آپؐ کی مسجدِ اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدّیقین کے مرتبہ کی درخواست و دعاء کرتے (۲۳) آپؐ کی دل آویز تمنّاؤں کے زخموں اور دل نشیں آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرّت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے (۲۴) اب اگرچہ میرا جسم اس حریمِ انور و شبستانِ اطہر میں نہیں ہے، لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے (۲۵) میں اپنے خود بیں و خود رائے نفسِ امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بیکس کی جانب التفات فرمائیے اور بخشش کی نظر ڈالئے (۲۶) اگر آپؐ کے الطافِ کریمانہ کی مدد شاملِ حال نہ ہوگی تو ہم عضوِ معطّل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا (۲۷) ہماری بدبختی ہمیں صراطِ مستقیم و راہِ خدا سے بھٹکا رہی ہے، خدارا ہمارے لئے خداوندِ قدوس سے دعاء فرمائیے (۲۸) (یہ دعاء فرمائیے) خداوندِ قدوس اوّلاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشتے اور پھر احکامِ دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے (۲۹) جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزّت بچائے، (۳۰) اور ہماری

غلط روی اور صغیرہ کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کیلئے اجازت مرحمت فرمائیں، کیونکہ بغیر اس کی اجازت شفاعت نہیں ہوسکتی ہے (۳۱) ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگان کی طرح میدانِ شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یارب امتی امتی فرماتے ہوئے تشریف لائیں (۳۲) آپ کے حسنِ اہتمام اور سعیِ جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم ؛ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

الحمد للہ حضرت شیخ کی توجہ وبرکت سے اکتالیسواں ترجمہ ختم ہوگیا، صبح ۲۶ ذیقعدہ ۸۲ھ
(انتہیٰ از مولانا اسعد اللہ صاحب زاد مجدہٗ)

چند اشعار قصائدِ قاسمی از حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند

اس کے بعد "قصائدِ قاسمی" میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم نور اللہ مرقدہٗ کے مشہور قصیدۂ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں، جیساکہ اوپر لکھا جاچکا ہے، یہ قصیدہ بہت طویل ہے، ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں، اس لئے سب کا لکھنا تو موجبِ طول تھا جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں، اس میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جارہا ہے، جس سے حضرت قدس سرہٗ کی والہانہ محبت اور عشقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبلِ زار ؛ کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
ہر اک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے ؛ کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار
خوشی سے مرغِ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں ؛ کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار
بجھائی ہی دلِ آتش کی بھی تپش یارب ؛ کرم ہیں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار
یہ قدرِ خاک ہی، ہیں باغ باغ وہ عاشق ؛ کبھی رہا تھا سدا جن کے دل کے بیچ غبار
یہ سبزہ زار کا رتبہ ہے شجرۂ موسیٰ ؛ بنا ہے خاص تجلّی کا مطلعِ انوار
اسی لئے چمنستاں میں رنگِ مہندی نے ؛ کیا ظہور ورقہائے سبزہ میں ناچار
پہنچ سکے شجرِ طور کو کہیں طوبےٰ ؛ مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ اغیار
زمین و چرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ ورز میں ؛ یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار

کرے ہے ذرۂ کوئے محمدیؐ سے خجل — فلک کے شمس و قمر کو زمین کے لیل و نہار
فلک پہ عیسیٰؑ و ادریسؑ ہیں تو خیر سہی — زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمدِؐ مختار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیِ احمدؐ — زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدیؐ سرکار
ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ — کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی — کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو — نصیب ہوتی نہ دولتِ وجود کی زنہار
کہاں وہ رتبہ کہاں عقلِ نارسا اپنی — کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغِ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے — زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
جہاں کہ جلتے ہوں پر عقلِ کل کے بھی پھر کیا — لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار
مگر کرے مری روح القدس مددگاری — تو اس کی مدح میں تئیں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے — تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار
تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں — امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرار
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبیؑ — تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس و نہار
حیاتِ جاں ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہاں — تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپؐ کے ہے کائنات کی ہستی — بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدء الآثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تا بوجود — قیامت آپکی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں — ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی؛ — ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے — کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا — اگر ظہور نہ ہوتا تمھارا آخر کار
خدا کے طالبِ دیدار حضرت موسیٰؑ — تمھارا لیجے، خدا آپ طالبِ دیدار
کہاں بلندیِ طور اور کہاں تری معراج — کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار
جمال کو ترے کب پہنچے حسنِ یوسفؑ کا — وہ دل ربائے زلیخا تو شاہدِ ستار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت — نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار
سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک — خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اِک شب بھی
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مِرے
نہ پہنچیں گِنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی
عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے
بخِش گئے آپؐ کی اُمّت کے جُرم ایسے گراں
ترے بھروسے پہ رکھتا ہے غرّہ طاعت
تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق
یہ سُن کے آپؐ شفیعِ گناہگاراں ہیں،
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعاء کا لحاظ
بُرا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں
لگے ہے تیرے سگ کو گو کہ میرے نام سے عیب
تو بہترینِ خلائق، میں بدترینِ جہاں
بہت دنوں سے تمنا ہی کیجے عرضِ حال
مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا
دیا ہی حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
جو تو ہی ہم کو نہ پُوچھے تو کون پُوچھے گا
لیا ہے سگ نمط ابلیس نے مرا پیچھا
رجاء و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
جِیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
اُڑا کے باد مِری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
دلے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاک قاسِم کا
غرض نہیں مجھے اس سے کچھ رہی لیکن
لگے وہ تیرِ غمِ عشق کا مِرے دل میں
لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی

قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اُتار
تو جس قدر ہے بھلا میں بُرا اُسی مقدار
مِرے بھی عیب شہِ دوسرا شہِ ابرار
گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار
کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار
گناہ قاسِم برگشتہ بخت بد اطوار
اگر گناہ کو ہے خوفِ غصّۂ قہار
کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
قضاء مبرم و مشروط کی سُنیں نہ پکار
ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار
پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزّ و وقار
تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمت گار
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
وہاں ہو قاسِم بے بال و پر کا کیونکہ گذار
کیا ہی سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
بنے گا کون ہمارا ترے سوا غمخوار
ہوا ہے نفس مُوا سانپ سا گلے کا ہار
کہ سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
مَروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار
ہزار پارہ ہو دل خونِ دل میں ہوں سرشار
جلا دے چرخِ ستمگر کو ایک ہی جھونکار

تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا
کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار

رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب
نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پا نہ دھر باہر
سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں بند کر
وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترتِ اطہار

الٰہی اُس پر اور اُس کی تمام آل پہ بھیج!
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کا شمار

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا، ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا، اس کے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداءِ سال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا، تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا، کہ گزشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ امیرِ جماعتِ تبلیغ کے حادثۂ انتقال سے یہ تخیل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جو اَب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائیں گے، اس لئے جتنا ہو چکا ہے اسی پر اکتفاء کروں، اور آج ۶ ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں، اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں ان کو معاف فرمائے۔

(حضرت مولانا) محمّد زکریّا کاندھلوی عفی عنہ
مقیم مدرسہ مظاہرِ علوم سہارنپور